مقصدِ حسینؑ

تالیف

سید علی جعفری

فاضلِ ادب، زبدۃ الافاضل

ایم۔ اے

ابن

(جناب مولانا سید محمد رضا صاحب قبلہ مرحوم اعلی اللہ مقامہ)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۳

مقام اشاعت . . . چاٹگام

سال اشاعت . . . ۱۹۶۱ء

تعداد اشاعت . . . پہلی مرتبہ

مقدار اشاعت . . . دو ہزار

مطبوعہ

اسلامیہ لیتھو اینڈ پرنٹنگ پریس چندن پورہ چاٹگام
مشرقی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حصہ اوّل

(۱) امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات

(۲) امام حسین علیہ السلام کے خطوط

(۳) اصحاب امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات

حصہ دوم

(۱) امام زین العابدین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات

(۲) مخدرات عصمت و طہارت کے کلمات اور خطبات

...خاتون کو جس قسم کی بھی شکایت ہو وہ ان سے رابطہ کریں

فہرست مضامین

تعارف ۹

نذر عقیدت ۱۳

حصہ اوّل۔ (باب اوّل)

امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات ۱۵

۱۔ امیر معاویہ کی تقریر کا جواب ۱۹

۲۔ ولید سے خطاب ۲۷

۳۔ مروان بن حکم سے گفتگو ۲۹

۴۔ روضۂ رسول صلعم پر ۳۱

۵۔ قبر نبیؐ پر فریاد ۳۳

۳۷

۶۔ محمد بن حنفیہ سے خطاب ۳۹

۷۔ عبداللہ ابن عباس سے خطاب ۴۳

۸۔ عبداللہ ابن عمر سے خطاب

۹۔ روانگی عراق کے وقت آپ کا ایک خطبہ ۴۵

۱۰۔ فرزدق خدمت امام میں ۴۷

۱۱۔ ابا ہرہ سے ملاقات ۴۹

۱۲۔ مقام زبالہ پر عوام سے خطاب ۵۱

۱۳۔ مقام ذی حشم پر لشکر حر سے خطاب ۵۳

۱۴۔ مقام بیضہ پر امام کا ایک خطبہ ۵۵

۱۵۔ اصحاب سے خطاب ۵۹

۱۶۔ زمین کربلا پر پہونچ کر ۶۱

۱۷۔ اپنے لشکر اور اپنے اہل بیت کے سامنے آپ کا ایک خطبہ ۶۳

۱۸۔ اہل عراق کو ایک تنبیہ ۶۷

۱۹۔ اولاد بھائی اور اہل بیت کو دیکھ کر امام کا گریہ ۶۹

۲۰۔ اصحاب کے سامنے امام کی تقریر ۷۱

۲۱۔ ساتھیوں کے سامنے امام کی تقریر ۷۳

۲۲۔ کوفیوں سے خطاب ۷۵

۲۳۔ لشکر یزید کے سامنے ایک تقریر ۷۹

۲۴۔ روز عاشور اصحاب و اہل بیت سے ارشاد گرامی ۸۱

۲۵۔ کوفیوں کی مذمت اور ان کی غداری کا انکشاف ۸۳

۲۶۔ لشکر یزید کے سامنے امام کی تقریر ۸۹

۲۷۔ جنگ کی ابتدا کے وقت خدا سے دعا ۹۳

۲۸۔ دشمنوں کے سامنے امام کا خطبہ ۹۵

۲۹۔ لشکر یزید کو تنبیہ ۹۷

۳۰۔ اصحاب کو جنت کی بشارت ۹۹

۳۱۔ لشکر یزید پر اتمام حجت ۱۰۱

۳۲۔ ساحل فرات پر پہونچ کر لشکر یزید سے خطاب ۱۰۵

۳۳ - کوفیوں کی غداری کا اظہار ۱۰۷
۳۴ - شہادت اصحاب کے وقت ۱۰۹
۳۵ - رخصت علی اکبر کے وقت خدا سے دعا ۱۰۹
۳۶ - حضرت قاسم کی لاش پر پہونچ کر ۱۱۱
۳۷ - وقت آخر اصحاب واہلبیت کی یاد ۱۱۳
۳۸ - وقت جہاد کوفیوں سے خطاب ۱۱۵
۳۹ - اہل حرم سے رخصت ۱۱۷
۴۰ - راہ خدا میں امام کا آخری جہاد ۱۱۹

باب دوم

امام حسین علیہ السلام کے خطوط ۱۲۱

۱ - امیر معاویہ کو تنبیہ ۱۲۳
۲ - امام کا خط کوفیوں کے نام ۱۲۹
۳ - حضرت مسلم کے خط کا جواب ۱۳۱
۴ - امام کا خط اہل بصرہ کے نام ۱۳۳
۵ - وصیت نامہ ۱۳۷
۶ - حضرت امام حسینؑ کا حضرت عبداللہ ابن جعفر کو جواب ۱۳۹
۷ - بنی ہاشم کو خط ۱۴۱
۸ - سفر عراق کے وقت کوفیوں کے نام ۱۴۱
۹ - مقام حاجز سے کوفیوں کے نام ۱۴۳

۱۰ - حبیب ابن مظاہر کے نام امام کا خط ۱۴۳

باب سوم

اصحاب امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات ۱۴۵

۱ - حضرت حر کا کوفیوں سے خطاب ۔ ۱۴۷
۲ - حضرت زہیر بن قین کی دشمنوں کو نصیحت ۔ ۱۴۷
۳ - عمر بن سعد کی بے حیائی ۱۴۹
۴ - فوج یزید سے حضرت بریر کا خطاب ۔ ۱۵۱
۵ - یزید بن حصین کا لشکر یزید سے خطاب ۔ ۱۵۳
۶ - اصحاب حسینؑ کی آخری نماز ۔ ۱۵۵
۷ - حضرت حنظلہ بن سعد کا جوش ایمان ۔ ۱۵۷
۸ - حضرت مسلم بن عوسجہ کا جوش جہاد ۔ ۱۵۹
۹ - امام حسینؑ کی بندہ نوازی ۔ ۱۶۱
۱۰ - خدمت امام میں وفاداری کا اظہار ۱۶۳

حصہ دوم (باب دوم)

امام زین العابدین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات ۱۶۵

۱ - کوفہ میں امام زین العابدین علیہ السلام کا خطبہ ۱۶۹
۲ - مسجد دمشق میں امام زین العابدینؑ کا خطبہ ۱۷۱
۳ - مدینہ سے قریب پہونچ کر ۱۷۹
۴ - روضۂ رسول صلعم پر امام زین العابدین کی فریاد ۱۸۲

باب دوم

مخدراتِ عصمت و طہارت کے کلمات اور خطبات ۱۸۵

۱ ۔ لاشہائے شہدا کی طرف سے گذر	۱۸۷
۲ ۔ بازار کوفہ میں جناب فاطمہؑ صغریٰ کا خطبہ	۱۸۹
۳ ۔ بازار کوفہ میں جناب زینبؑ کا خطبہ ۔	۱۹۷
۴ ۔ جناب ام کلثومؑ کا کوفیوں سے خطاب ۔	۲۰۱
۵ ۔ بازار کوفہ میں جناب ام کلثومؑ کا خطبہ	۲۰۳
۶ ۔ دربار ابن زیاد میں جناب زینبؑ کی دلیرانہ گفتگو	۲۰۵
۷ ۔ ابن زیاد کو دندان شکن جواب	۲۰۷
۸ ۔ دربار ابن زیاد میں	۲۰۹
۹ ۔ بازار شام میں	۲۱۱
۱۰ ۔ دربار یزید میں ثانی زہراؑ کا خطبہ	۲۱۳
۱۱ ۔ دربار یزید میں جناب ام کلثومؑ کی فریاد	۲۲۱
۱۲ ۔ مدینہ پہونچ کر جناب ام کلثومؑ کا مرثیہ	۲۲۲

تعارف

(از عالیجناب ڈاکٹر سید اعجاز حسین صاحب قبلہ جعفری ۔ پی ۔ ایچ ۔ ڈی ۔ لندن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عالم علوم مشرقی و مغربی فاضل لوذعی مولانا سید علی جعفری کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے ۔ آپ حضرت مولانا سید محمد رضا صاحب قبلہ مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ کے صاحبزادے اور خلف الصدق ہیں آپ کا آبائی وطن موضع شمس پور ضلع اعظم گڈھ ۔ اتر پردیش ہندوستان ہے لیکن عرصہ سے مشرقی پاکستان میں ہجرت کر کے قیام فرما ہیں آپ کے والد مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ اپنے وقت کے عدیم المثال اور یکتائے زمانہ خطیب تھے اور سارے ہندوستان میں تقریباً ۲۵ ۔ ۳۰ سال تک وہ مجلسیں پڑھیں جنھیں آج تک زمانہ نہیں بھولا ۔ جناب مغفور لکھنؤ کے مشہور و معروف جامعہ سلطانیہ و سلطان المدارس میں منطق و فلسفہ کے مدرس تھے اور بہت سے موجودہ زمانے کے افاضل کو آپ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کا آج تک فخر ہے ۔ بحمدہ بفحوائے الولد سر لابیہ ہمارے نوجوان مولانا اپنے والد ماجد کے قدم بقدم خدمت دین میں مشغول ہیں ۔ بلکہ ایک قدم ان مرحوم سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں ۔ علوم عربیہ میں تکمیل کر کے صدر الافاضل کی سند جامعہ سلطانیہ لکھنؤ سے مدت ہوئی حاصل

کر چکے ہیں۔ اس کے بعد علوم مغربی کی تکمیل کی۔ اُردو، عربی، اسلامیات
وغیرہ میں ایم اے کی ڈگریاں ڈھاکہ یونیورسٹی سے حاصل کر کے جامع
الریاستین ہوگئے۔ قدرت نے صحیح معنوں میں ان کو ان کے والد مرحوم طاب
ثراہ کی وراثت خطابت بھی عطا فرمائی۔ برسوں سے مجلسیں پڑھتے ہیں۔ ڈھاکہ
میں آپ کی عشرہ محرم کی مجلسیں برسوں سے مومنین سن رہے ہیں اور اشتیاق
کم نہیں ہوتا۔ مضامین نہایت مفید اور پُر از معلومات ہوتے ہیں اور فضائل و
مصائب میں مستند و صحیح روایات بیان فرماتے ہیں۔ ماشاء اللہ ہمارے جوان
سال مولانا جعفری سلمہ اللہ تعالیٰ گھنٹوں منبر پر جس طلاقت و فصاحت و بلاغت
سے تقریر فرماتے ہیں اس سے پورا اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا مستقبل بہت درخشاں
ہوگا۔ اور وہ دن دور نہیں کہ بجا طور پر تمام پاکستان کو ان کی ذات پر فخر ہوگا۔

قدرت نے صاحب زبان کے ساتھ ساتھ آپ کو صاحب قلم بھی بنایا ہے
اور عربی و انگریزی کے جامع الریاستین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تقریر و تحریر
کے بھی جامع الریاستین ہیں۔ آپ کی خطابت کا شہرہ آپ کو مشرقی پاکستان سے
کراچی لے گیا اور اب عشرہ محرم میں آپ کی سحر بیانی کا فیض کراچی پہونچ رہا
ہے اور ڈھاکہ محروم ہے۔ اب پہلے پہل آپ کے زور قلم کا بھی مظاہرہ
مومنین کے سامنے آرہا ہے۔ آپ نے نہایت کاوش فکر و جد و جہد و تحقیقات
کر کے ایک ساتھ تین کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں۔ بلاشبہ آپ نے
عربی و انگریزی معلومات و قابلیت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے اور
صحیح معنی میں وہ کام کیا ہے جو ریسرچ اسکالر کرتا ہے۔ یہ کتابیں "المرتضیٰ"

"الشہید" اور "مقصد حسینؑ" ہیں۔ ان کتابوں پر ریویو لکھنا مقصود نہیں ورنہ
اس تعارفی مضمون کو بہت طول ہو جائے گا۔ اس کی خوبیاں خود پڑھنے
والوں پر ظاہر ہو جائیں گی۔ عنوانات تینوں کتابوں میں بالکل اچھوتے ہیں
سرخیاں نئی ہیں۔ اور مولانا کی قوت تخیل کی بلندی کا پتہ دیتی ہیں۔ "المرتضیٰ" میں
مولائے کائنات علی علیہ السلام کے متعلق وہ وہ امور ظاہر کئے ہیں جن کو پڑھ کر
دیدۂ دل منور ہو جائیں گے۔ "الشہید" میں سید الشہداء حضرت امام حسین
علیہ السلام کی وہ تمام خصوصیتیں نمایاں ہیں جنہوں نے فرزند رسول صلعم کے
کارناموں کو غیر فانی بنا دیا ہے۔ مقصد حسینؑ تو اپنی شان کی پہلی کوشش ہے
اور اس کے عنوان ہی سے پتہ چلتا ہے کہ اس مقصد عظیم پر جس قدر شکوک و
شبہات وساوس شیطانی سے وارد کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے مقصد
حسینؑ میں سب کا جواب موجود ہے۔ نہج البلاغۃ کے خطبوں کے ترجمہ میں
مولانا موصوف نے انتہائی احتیاط برتی ہے اور تحت کلام الخالق و فوق
کلام المخلوق خطبوں کا ترجمہ اُردو جیسی کم مایہ زبان میں نہایت لطیف پیرایہ میں
کیا ہے۔ اسی طرح الشہید اور مقصد حسینؑ میں حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام
زین العابدینؑ کے معرکۃ الآرا خطبوں کا ترجمہ اور برمحل انتخاب مولانا کی قوت
تخیل کا شاہکار ہے۔ اور پھر ان کا ترجمہ جس صحیح طریقے سے فرمایا ہے اس سے
تقریباً وہی جذبات و اثرات پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی پیدا ہونے کا
یقین ہے جو سامعین کو ہوئے ہوں گے۔ اسی طرح مخدرات عصمت و
طہارت حضرت زینبؑ و حضرت ام کلثومؑ و حضرت فاطمہ بنت الحسینؑ و حضرت

سکینہؑ بنت الحسینؑ سلام اللہ علیہن کے دل ہلا دینے والے خطبے جنھوں نے تمام عالم اسلام میں قیامت برپا کردی اور ننگ انسانیت یزید کی سلطنت کی چولیں ہلا دیں اور دشمنوں اور مخالفوں کی آنکھوں سے اشکوں کی بارش برسادی اور خانوادۂ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وعترتہ اجمعین) کی فصاحت وبلاغت ہی نہیں بلکہ حقانیت وخداپرستی کا اقرار کرالیا۔ ہمارے مولانا نے بڑی خوش اسلوبی سے جمع کئے ہیں اور ان کے ترجموں میں اپنی کمال علمیت وجامعیت واحتیاط کا ثبوت پیش کیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ تینوں شاہکار سرکار مرتضوی وسرکار حسینی میں قبول ہوں گے۔ یہ تینوں کتابیں جدید طرز تحریر کی آئینہ بردار ہیں جن کا ہر مومن ودوست دار اہل بیت اطہار کے گھر میں رہنا باعث برکت دینی ودنیوی ہوگا

میری پُرخلوص دُعا ہے کہ رب العزت مولانا کی عمر واقبال وعزت میں ترقی عطا فرمائے اور ان سے ہمیشہ تحریری وتقریری دین حق کی نصرت ہوتی رہے

احقر العباد

اعجاز حسین جعفری

ڈھاکہ ۔ ۱۵/ اپریل ۱۹۷۰ء

نذرِ عقیدت

ہدیہ اس حسینؑ کی بارگاہ میں جو فرزند رسول صلعم، دل بند بتولؑ، پسرِ علیؑ مرتضیٰؑ اور برادر حسنؑ مجتبیٰ تھا۔ اس کی بارگاہ میں جو شہداء کا امیر اور جوانانِ اہل جنت کا سردار تھا۔ اس کی بارگاہ میں جس کے ارادے بلند اور مقاصد عظیم تھے۔ وہ جس نے اپنے نانا رسول اللہ صلعم کے حکم سے اپنے نانا کا روضۂ مبارک چھوڑا، وہ جو مجبور ہو کر فرائض حج بھی نہ ادا کرسکا اور بحکم رسولؐ اپنے مقصد عظیم کے لئے روانہ ہوگیا، وہ جس کا مقصد حکمرانی اور ملک گیری نہ تھا بلکہ یزید کے دستِ استبداد سے اسلام کو بچانا تھا۔ وہ جو مکہ معظمہ سے کربلائے معلیٰ تک اپنے پاک اور بلند مقاصد کا اعلان کرتا رہا۔ وہ جو زمین کربلا پر پہونچ کر بحکم خدا ورسولؐ رک گیا اور اپنے لشکر، اپنے اصحاب، اپنے اہل بیت اور لشکر یزید کے سامنے اپنے کلام اور اپنے خطبات سے اپنے مقاصد کو پیش کرتا رہا۔ وہ جس کو لشکر یزید نے ۲/ محرم سے ۱۰/ محرم تک نرغہ میں رکھا۔ وہ جس پر اور جس کے اہل بیت واصحاب پر ساتویں محرم سے پانی بند کردیا گیا۔ وہ جس نے تین روز کی بھوک پیاس میں اپنے خون میں نہا کر، اپنے باوفا اصحاب واولاد کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپتا دیکھ کر، اپنا گھربار لٹا کر، دشمنان دین کے انتہائی مظالم اٹھا کر دنیا پر یہ

ثابت کر دیا کہ حق کی حمایت اور باطل کی بیخ کنی میں مال و دولت، جاہ و منصب اہل و عیال، دوست و ساتھی، عزت و جان سب ہیچ ہیں۔ وہ جس نے اپنی روحانی طاقتوں سے بنی امیہ کے قصرِ استبداد میں زلزلہ پیدا کر دیا یزیدی حکومت کی چولیں اور ظالمانہ سلطنتوں کی بنیادیں ہلا دیں اور ایسی حقیقی کامیابی حاصل کی جس کی دنیا میں نظیر نہیں۔ وہ جس نے اپنے صبر و شکر و استقلال در وحانیت کے لشکر سے لشکرِ یزید کا مقابلہ کیا۔ وہ جس نے اپنا سر راہِ خدا میں دے دیا لیکن یزید ایسے فاسق کی بیعت نہ کی اور اسلام کے پرچم کو سرنگوں نہ ہونے دیا

وہ جو مخدرات عصمت و طہارت کو اپنے ساتھ بحکم رسول صلعم اس لئے لے گیا کہ وہ کوفہ و شام میں مقصدِ حسینؑ کا اعلان کرتی رہیں تاکہ قیامت تک کے لئے ساری دنیا پر واضح ہو جائے کہ مقصدِ حسینؑ حکومت و ملک گیری نہ تھا بلکہ دستِ یزید سے رخنہ شدہ دیوارِ اسلام کا استوار کرنا تھا وہ جس کی شیر دل خواتین کے خطبوں نے بازار کوفہ و شام میں تہلکہ مچا دیا اور قصرِ یزید و ابن زیاد کی چولیں ہلا دیں۔ وہ جس کا غم ہر قلب میں اور جس کی یاد ہر دل میں ہے اور قیامت تک باقی رہے گی۔ وہ جس کی خاکِ تربت خاکِ شفا ہو گئی اور جس کا روضۂ اقدس تمام عرب و عجم کا مرجع و مرکز بن گیا۔ خدایا بحق اصحاب کساء بحق آئمہ نجباء بحق مرسلین و انبیاء بحق شہدائے کربلا میرا یہ ناچیز ہدیہ سرکارِ حسینی میں قبول ہو اور میرے لئے دنیا میں باعثِ عزت اور آخرت میں نجات ہو۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

سید علی جعفری

۱۰ اپریل سنہ ۱۹۶۱ - چاٹگام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون

اور جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کر دیئے گئے انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے روزی پاتے ہیں

حصہ اوّل

۱	امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات
۲	امام حسین علیہ السلام کے خطوط
۳	اصحاب امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سر داد و نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ

(خواجہ معین الدین چشتیؒ)

باب اوّل

(۱) امام حسین علیہ السلام کے کلمات اور خطبات

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو
ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسینؑ

(جوشؔ)

(۱)

فقام الحسینؑ فحمد اللہ وصلی علی الرسول ثم قال
"اما بعد یا معاویہ فلن یودی القائل وان اطنب فی
صفة الرسول (ص) من جمیع جزء. وقد فہمت ما
لبست بہ الخلف بعد رسول اللہ (ص)، من ایجاز الصفة
والتنکب عن استبلاغ البیعة وہیہات ہیہات یا معاویہ
فضح الصبح فحمة الدجیٰ وبہرت الشمس انوار السرج
ولقد فضلت حتیٰ افرطت واستأثرت حتیٰ احجفت
ومنعت حتیٰ بخلت وجذت حتیٰ جاوزت مابذلت لذی
حق من اسم حقہ بنصیب حتیٰ اخذ الشیطان حظہ الاوفر
ونصیبہ الاکمل وفہمت ماذکرتہ عن یزید من
اکتمالہ وسیاستہ لامة محمد (ص) ترید ان توہم
الناس فی یزید کانک تصف محجوباً او تنعت غائباً او تخبر
عما کان مما احتویتہ بعلم خاص وقد دل یزید
عن نفسہ علی موقع رائہ فخذ لیزید فیما اخذ فیہ
من استقرائہ الکلاب المہارشة عند التحارش و
الحمام السبق لاترابہن والقیان ذوات المعازف وضرب
الملاہی تجدہ باصراً ودع عنک ما تحاول فما اغناک

(۱) امیر معاویہ کی تقریر کا جواب

(امیر معاویہ شام سے مدینہ بیعت یزید کی غرض سے آئے
اہل بیت رسول اور اصحاب رسولؐ کو جمع کیا اور ان کے سامنے ایک
تقریر کی جس میں یزید کی تعریف کی، اس کی سیاست دانی کا ذکر کیا
اس کے معائب پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی اور اپنے بعد اس کو حاکم
و امیر بنانے کی خواہش ظاہر کی) تو امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوئے،
خدا کی حمد کی، رسولؐ پر درود بھیجا، پھر ارشاد فرمایا" اے معاویہ!
تعریف کرنے والا کتنی ہی تعریف کرے لیکن صفات رسولؐ کا ایک
جزء بھی بیان نہیں کر سکتا اور تم خوب جانتے ہو کہ آنحضرتؐ کے بعد
لوگوں نے آنحضرتؐ کے صفات بیان کرنے میں کتنی کمی کر دی۔ اور
جن امور میں آپ سے بیعت کی تھی ان سے کس طرح انحراف کیا۔ دور
ہو اے معاویہ! بے شک صبح نے رات کی تاریکی کو ذلیل کر دیا اور
آفتاب کی چمک نے چراغوں کی روشنی کو مدھم کر دیا۔ تم نے بہت سی
باتوں کے اظہار میں زیادتی کی اور خود غرضی اور جانبداری سے کام لیا۔
یہاں تک کہ حد انصاف سے آگے بڑھ گئے۔ اور بعض (ذکر کرنے والی باتوں)
کو بیان نہیں کیا۔ بلکہ اس کے اظہار میں بخل کیا۔ اور تم نے ظلم و زیادتی کا
ارتکاب کیا یہاں تک کہ حد سے متجاوز ہو گئے۔ تم نے حق دار کو اس کے

ان تلقى الله من وزر هذا الخلق باكثر مما انت لاقيه فوالله
ما برحت تقدح باطلا فى جور وخنقا فى ظلم حتى ملأت
الاسقيه وما بينك وبين الموت الا غمضة فتقدم على
عمل محفوظ فى يوم مشهود ولات حين مناص ورائتك
عرضت بنا بعد هذا الامر ومنعتنا عن ابائنا تراثنا و
لقد لعمر الله اورثنا الرسول عليه السلام ولادة وجئت
لنا بها ما حججتم به القائم عند موت الرسول فاذعن
للحجة بذلك ورده الايمان الى النصف فركبتم الاعاليل
وقلتم كان ويكون حتى اتاك الامر يا معاويه عن طريق
كان قصدها لغيرك. فهناك فاعتبروا يا اولى الابصار
وذكرت قيادة الرجل القوم بعهد رسول الله (ص) و
تاميره له وقد كان ذلك ولعمر بن العاص يومئذ
فضيلة بصحبة الرسول وبيعته وما صار لعمر الله
يومئذ مبعثهم حتى انف القوم امرته وكبرهو لتقديمه
وعدوا عليه افعاله فقال (ص) لاجرم معاشر
المهاجرين لا يعمل عليكم بعد اليوم غيرى فكيف تحتج
بالمنسوخ من فعل الرسول فى اوكد الاحكام
واولاها بالمجتمع عليه من الصواب ام كيف
صاحبت بصاحب تابعا وحولك من لا يؤمن فى

حق کا کوئی حصہ بھی نہ دیا یہاں تک کہ شیطان نے اپنا پورا حصہ پالیا
اور جو کچھ تم نے یزید کے کمالات اور امت محمدؐ کے لئے اس کی سیاست
دانی کا تذکرہ کیا اسے میں سمجھا۔ تم چاہتے ہو کہ یزید کے بارے میں
لوگوں کو ایسا دھوکے میں رکھو کہ گویا تم ان کے سامنے کسی پوشیدہ
شخصیت والے کی صفت بیان کر رہے ہو اور کسی شخص غائب کی تعریف
کر رہے ہو یا تم کسی ایسی چیز کی خبر دے رہے ہو جسے تم نے مخصوص
ذرائع سے حاصل کیا ہے۔ حالانکہ یزید نے اپنا تعارف خود (اپنے
اعمال ہی کے ذریعہ) سے کرا دیا ہے۔ لہٰذا تم بھی یزید کے لئے وہی
چیزیں اختیار کرو جو یزید نے خود اپنے لئے اختیار کی ہیں۔ جیسے لڑائی
کے لئے کتوں کا پالنا، کبوتر بازی کے لئے کبوتروں کی پرورش، گانے
بجانے والیاں اور مختلف قسم کے کھیل کود۔ اور جو تم (یزید کو حاکم بنانا)
چاہتے ہو تو اس خیال کو چھوڑ دو۔ تمھیں کیا فائدہ ہے کہ تم خدا سے
اس حالت میں ملاقات کرو کہ خلائق کا جتنا بوجھ اس وقت تمہارے
اوپر ہے اس سے زیادہ ہو۔ خدا کی قسم تم ہمیشہ ظلم و ستم کی آڑ میں باطل
اور بغض و کینہ کا ارتکاب کرتے چلے آرہے ہو یہاں تک کہ برائیوں کا
ایک بڑا ذخیرہ جمع کر لیا حالانکہ اب تمہارے اور موت کے درمیان صرف
آنکھ جھپکنے کی دیر ہے۔ لہٰذا ایسے اعمال کرو جو قیامت کے دن تمہارے
کام آئیں اور اس دن سے تو چھٹکارہ ممکن ہی نہیں۔ میں تو دیکھتا ہوں
کہ تم ہمارے سامنے آکر امر خلافت کا اپنے بعد کے لئے بھی انتظام

"گروہ مہاجرین آج کے بعد میرے علاوہ تم میں سے کسی کو حق نہیں کہ وہ کسی کو تم پر حاکم مقرر کرے لہٰذا ایسی چیز سے جس کی رسولؐ نے اپنے بعد کے لئے ممانعت کر دی ہے کیسے استدلال کیا جا سکتا ہے بہتر یہ ہے کہ وہ طریقہ اختیار کیا جائے جس کی صحت پر زیادہ سے زیادہ لوگ متفق ہوں۔ پھر تم نے امر خلافت کے لئے صحابی کو چھوڑ کر ایک تابعی کو منتخب کیا اس کے علاوہ اگرچہ تمہارے ارد گرد ایسے ہی لوگ جمع ہیں جن کی صحبت پر اطمینان نہیں کیا جا سکتا اور جن کے دین اور قرابت داری پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن تم نے ان کو بھی چھوڑا اور ایسے کو حاکم بنانا چاہتے ہو جو فضول خرچ فاسق و فاجر ہے۔ اور یہ بھی چاہتے ہو کہ (یزید کے بارے میں) لوگوں کو دھوکے میں رکھو۔ حالانکہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رہنے والا (یزید) تو دنیا میں (کچھ دنوں تک) مزے لوٹے گا اور تمہاری اس کی وجہ سے آخرت برباد ہوگی۔ یہی تو کھلا ہوا گھاٹا ہے۔ (کاش تم سمجھ سکتے)"

(الامامۃ والسیاسۃ جلد ۱ ص ۱۹۵)

درس حیات

" اَلْمَوْتُ اَوْلٰی مِنْ رُکُوْبِ الْعَارِ "

صحرائے کربلا میں سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کی آواز گونجی اور ساری کائنات پر چھا گئی کہ :۔

" عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے "

(۲) ثم اقبل علی الولید فقال "ایها الامیر انا اهل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ و مختلف الملائکۃ و بنا فتح اللہ و بنا ختم اللہ و یزید رجل فاسق شارب الخمر قاتل النفس المحرمۃ معلن بالفسق و مثلی لا یبایع بمثلہ و لکن نصبح و تصبحون و ننظر و تنظرون اینا احق بالخلافۃ والبیعۃ "

(لہوف ص۱۰)

(۲) ولید سے خطاب

پھر امام حسین علیہ السلام نے ولید (حاکم مدینہ) سے خطاب کیا اور فرمایا "اے امیر! ہم اہل بیتِ نبوت اور معدنِ رسالت ہیں۔ ہمارے ہی گھر میں فرشتے آتے جاتے رہے، ہمارے ہی ذریعہ سے خدا نے اسلام کو کامیاب بنایا اور ہم ہی پر خدا نے (نبوت) ختم کی۔ یزید ایک مرد فاسق ہے جو شراب پیتا ہے، نیک لوگوں کو قتل کرتا ہے اور فسق و فجور کا کھلم کھلا ارتکاب کرتا ہے۔ میرے ایسا انسان یزید ایسے (بد طینت اور فاسق و فاجر) کی بیعت نہیں کرسکتا۔ لیکن صبح تک ہم بھی سوچتے ہیں تم بھی سوچو ہم بھی غور کرتے ہیں تم بھی غور کرو۔ (کل دیکھیں گے کہ) ہم میں سے کون خلافت اور بیعت کا زیادہ حق دار ہے "

(لہوف ص۱۰)

(۳) واصبح الحسین علیہ السلام فخرج من منزلہ لیستمع الاخبار فلقیہ مروان فقال لہ "یا ابا عبد اللہ انی لک ناصح فاطعنی ترشد" فقال الحسین علیہ السلام "وماذاک قل حتیٰ اسمع؟" فقال مروان "انی امرک ببیعۃ یزید بن معاویہ فانہ خیر لک فی دینک ودنیاک" فقال الحسین "انا للہ وانا الیہ راجعون وعلی الاسلام السلام اذ قد بلیت الامۃ براع مثل یزید ولقد سمعت جدی رسول اللہ (ص) یقول

"الخلافۃ محرمۃ علی ابی سفیان"

(لہوف ص۱۱ وبحار جلد ۱۰ ص۱۷۲)

(۳) مروان ابن حکم سے گفتگو

امام حسین علیہ السلام صبح کو اپنے عصمت کدہ سے باہر نکلے تاکہ خبریں معلوم کریں۔ مروان بن حکم سے ملاقات ہوئی مروان نے کہا "اے ابو عبد اللہ میں آپ کو ایک مشورہ دیتا ہوں میری باتیں مان لیجئے اس میں آپ کی بھلائی ہے" امام حسینؑ نے فرمایا "کہو کیا کہنا چاہتے ہو میں سنوں بھی تو!" مروان نے کہا "میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ یزید بن معاویہ کی بیعت کرلیں۔ اس میں آپ کی دین اور دنیا دونوں میں بھلائی ہے" امام حسینؑ نے فرمایا "انا للہ وانا الیہ راجعون" (ہم خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے) اسلام کا خدا حافظ۔ آج یزید ایسے اوباش کے ساتھ اُمت مسلمہ کی آزمائش کی جارہی ہے۔ میں نے اپنے نانا رسول اللہ سے سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔

"خلافت اولاد ابوسفیان پر حرام ہے"

(۴) وذكر عمار في حديثه ان الحسينؑ لما خرج من المدينة اتى قبر رسول الله (ص) فالتزمه وبكى بكاءً شديداً وسلّم عليه وقال " بابي انت وامّي يا رسولُ الله لقد خرجت من جوارك كرهًا وفرق بيني وبينك واخذت قهراً ان ابايع يزيد شارب الخمور وراكب الفجور وان فعلت كفرت وان ابيت قتلت فها انا خارج من جوارك كرهًا فعليك منّي السلام يا رسولُ الله" ثم نام ساعة فراى في منامه رسول الله (ص) وقد وقف به وسلم عليه وقال " يا بنيّ لقد لحق بي ابوك وامك واخوك وهم مجتمعون في دار الحيوان ولكنا مشتاقون اليك فعجّل بالقدوم الينا واعلم يا بنيّ ان لك درجة مغشاة بنور الله ولست تنالها الا بالشهادة ۔"

(ابو مخنف ص۱۵)

(۴) روضۂ رسولؐ پر

عمار سے روایت ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام مدینہ سے نکلے تو روضۂ رسولؐ پر تشریف لائے اور اس کو پکڑ کر بہت روئے۔ آپ نے آنحضرتؐ کو سلام کیا اور فرمایا " یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ میں آپ کے جوار رحمت سے بادل ناخواستہ جا رہا ہوں۔ میرے اور آپ کے درمیان جدائی پیدا کی جا رہی ہے اور مجھ کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ میں یزید کی بیعت کروں جو شراب پیتا ہے اور فسق و فجور کا ارتکاب کرتا ہے۔ اگر میں یزید کی بیعت کرتا ہوں تو یہ کفر ہے اور اگر انکار کرتا ہوں تو قتل کر دیا جاؤں گا اس لئے میں مجبور ہو کر آپ کے روضۂ اقدس سے رخصت ہو رہا ہوں۔ اے خدا کے رسولؐ آپ پر میرا (آخری) سلام ہو" (یہ کہکر) امام حسینؑ کی آنکھ تھوڑی دیر کے لئے جھپک گئی۔ خواب میں دیکھا۔ رسولؐ اللہ کھڑے ہوئے ہیں، آپ پر سلام کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں " اے میرے فرزند، تمھارے پدر بزرگوار، تمھاری مادر گرامی اور تمھارے بھائی میرے پاس آگئے اور وہ جنت میں ہیں۔ ہم سب تمھارے مشتاق ہیں۔ ہمارے پاس آنے میں جلدی کرو اور سنو لے میرے فرزند تمھارے لئے ایک ایسا درجہ ہے جو نور الٰہی سے آراستہ ہے جس کو تم شہادت کے بغیر نہیں پا سکتے۔"

(ابو مخنف ص۱۵)

٥ لمّا عزم الحسینؑ علی المسیر الی الکوفة

عند مجیئه فی مکة من المدینه خرج ذات لیلة الی
قبر جده فقال "السلام علیك یا رسول الله السلام
علیك یا جداه اللّٰهم ان هذا قبر نبیك وانا ابن
بنته وقد حضرنی من الامر ما قد علمته فانی
أمر بالمعروف وانهی عن المنکر الٰهی بحق هذا القبر
الا ما اخترت لی من امری ما هو لك رضاه" وجعل
الحسینؑ یبکی ویتوسّل ویسئل الله عند قبره الی
قریب الفجر. فنعس فرای فی منامه جده قد اقبل
الیه فی کبکبة من الملائکة وهم عن یمینه وشماله فضم
الحسینؑ الی صدره وقبل بین عینیه وقال "یا حبیبی
یا حسینؑ کانی اراك عن قریب وانت مرمل بدمائك
مذبوح من قفاك مخضوب شیبتك بدمك انت
غریب وحید بارض کربلا بین عصابة من امتی
تستغیث ولا تغاث وانت مع ذلك عطشان لا تسقی
وظمآن لا تروی وقد استباحوا حریمك وذبحوا اطفالك
یا حبیبی یا حسینؑ ان اباك وامك واخاك قد قدموا
الیّ وهم مشتاقون وان لك فی الجنات لدرجة عالیة

٥ قبرِ نبیؐ پر فریاد

مدینہ سے مکہ آنے کے وقت (جب امام حسینؑ نے کوفہ
جانے کا ارادہ فرمایا تو) ایک رات اپنے نانا (رسول اللہ صلعم) کے
روضۂ مبارک پر تشریف لائے اور فرمایا "سلام ہو آپ پر اے خدا کے
رسولؐ، سلام ہو آپ پر اے جدِ بزرگوار، خدایا یہ تیرے نبیؐ کی قبر ہے
اور میں ان کی صاحبزادی کا فرزند ہوں۔ جو کام میرے پیش نظر ہے
اس کو تو جانتا ہے (میں اس لئے سفر کر رہا ہوں کہ) اچھائیوں کا
حکم دوں اور برائیوں سے روکوں۔ خدایا اس قبر کا واسطہ میں اس
چیز کو اختیار کروں جس میں تیری رضا ہو۔" قریب صبح تک امام حسینؑ
علیہ السلام اپنے نانا کے روضۂ مبارک کے پاس روتے رہے اور بارگاہِ خدا
میں گریہ وزاری کرتے رہے اتنے میں آپ کی آنکھ جھپک گئی۔ خواب
میں دیکھا کہ آپ کے نانا (رسول اللہ صلعم) فرشتوں کے ایک حلقہ
میں جو آپ کو داہنے اور بائیں جانب سے گھیرے ہوئے تھے تشریف
لائے۔ امام حسینؑ کو سینہ سے لگایا آپ کی پیشانی کا بوسہ دیا اور فرمایا
"اے میرے حبیب، اے حسینؑ، میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب تم اپنے
خون میں نہاؤ گے تمہارا گلا پس گردن سے کٹا ہوگا، تمہاری ڈاڑھی
تمہارے خون سے رنگین ہوگی۔ تم حالت مسافرت میں یکہ وتنہا زمین
کربلا پر میری اُمّت کے ایک گروہ کے درمیان گھرے ہوتے ہوگے۔

لاتنالها الا بالشهادة فاسرع الیٰ درجتك" فجعل
الحسینؑ یبکی فی منامه ویقول" یاجداه خذنی
الیك فی القبر لاحاجة لی فی الرجوع الی الدنیا" فقال
رسول الله (ص) "ولابد لك من الرجوع الی الدنیا
حتی ترزق الشهادة لتنال ماکتب لك من السعادة"

(ریاض القدس جلد ۱ صـ ۱۹۳)

تم فریاد کروگے لیکن تمہاری فریاد نہ سنی جائے گی. تم بھوکے اور
پیاسے ہوگے مگر سیر و سیراب نہ کئے جاؤگے. لوگ تمہارے حرم
کی بے حرمتی کریں گے اور تمہارے بچوں کو ذبح کر ڈالیں گے. اے
میرے دل بند، اے حسینؑ، تمہارے پدر بزرگوار، تمہاری مادر گرامی،
تمہارے بھائی میرے پاس آگئے اور سب تمہارے مشتاق ہیں
تمہارے لئے جنت میں ایک بلند درجہ ہے جس کو بغیر شہادت تم
نہیں پا سکتے. لہٰذا اپنے (اس) درجہ تک پہونچنے میں جلدی کرو."
امام حسینؑ خواب ہی میں رونے لگے اور عرض کیا "اے نانا مجھے
اپنے ساتھ اپنی قبر میں لے لیجئے میں دنیا کی طرف پلٹ کر جانا نہیں
چاہتا." رسول اللہ صلعم نے فرمایا "تمہارا دنیا میں جانا ضروری ہے
تاکہ تم شہید ہو اور اس بزرگی کو پاسکو جو تمہارے لئے مہیا کی
گئی ہے."

(ریاض القدس جلد ۱ صـ ۱۹۳)

(٦) فلما كان السحر ارتحل الحسين عليه السلام فبلغ ذلك ابن الحنفية فاتاه فاخذ زمام ناقته التي ركبها فقال له "يا اخي الم تعدني النظر فيما سألتك؟" قال "بلى" قال "فما حداك على الخروج عاجلاً؟" فقال "اتاني رسول الله (ص) بعد ما فارقتك فقال يا حسينؑ اخرج فان الله قد شاء ان يراك قتيلا" فقال له ابن الحنفية "انا لله وانا اليه راجعون. فما معنى حملك هؤلاء النساء معك وانت تخرج على مثل هذه الحال؟" فقال له "قد قال لي ان الله قد شاء ان يراهن سبايا" وسلّم عليه ومضى.

(لهوف ص٢٧)

(٦) محمد بن حنفیہ سے خطاب

جب صبح ہوئی تو امام حسین علیہ السلام نے سفر کا ارادہ فرمایا۔ حضرت محمد بن حنفیہ کو خبر ہوئی۔ آپ آئے۔ امام کے ناقہ کی جس پر آپ سوار تھے مہار پکڑی اور عرض کیا "اے بھائی! کیا جو کچھ میں نے عرض کیا تھا اس پر آپ نے غور نہیں کیا؟" فرمایا "ہاں" (غور کرلیا) عرض کیا "پھر آپ کیوں سفر کے ارادہ میں اتنی تعجیل کرتے ہیں؟" فرمایا "تم سے رخصت ہونے کے بعد (میں نے خواب میں دیکھا کہ) رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے حسینؑ روانہ ہوجاؤ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہی مرضی ہے کہ تم شہید ہوجاؤ" (یہ سن کر) محمد بن حنفیہ نے کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون" (ہم خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے) لیکن آپ اپنے ساتھ ان عورتوں کو کیوں لے جاتے ہیں جبکہ آپ ایسی خطرناک حالت میں جا رہے ہیں؟" امام نے جواب دیا "رسول اللہ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کی مرضی ہے کہ یہ مخدرات عصمت وطہارت بھی قید کی جائیں" پھر امام حسینؑ نے محمد بن حنفیہ کو سلام کیا اور روانہ ہوگئے۔

(لہوف ص٢٧)

٧

التفت الى ابن عباس وقال "ماتقول فى
قوم اخرجوا ابن بنت نبيه من وطنه وداره وقراره
وحرم جده وتركوه خائفا مرعوبا لايستقر فى قرار
ولا يأوى الى جوار يريدون بذلك قتله وسفك
دمائه لم يشرك بالله شيئا ولم يرتكب منكرا ولا اثما"
قال له ابن عباس "جعلت فداك يا حسينؑ ان كان
لا بد من المسير الى الكوفة فلا تسر باهلك" فقال
"انى رأيت رسول الله (ص) فى منامى وقد امرنى
بامر لا اقدر على خلافه وانه امرنى باخذهن معى"

(ناسخ التواریخ جلد ٦ وبحار جلد ١٠ ص ١٨٢)

---

(٧) عبداللہ بن عباس سے خطاب

(امام حسین علیہ السلام) عبداللہ بن عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "کیا کہتے ہو اس قوم کے متعلق جس نے اپنے نبیؐ کی صاحبزادی کے فرزند کو اس کے وطن، اس کے گھر، اس کی منزل اور اس کے نانا کے روضہ سے باہر نکالا اور اس کو خائف بنا دیا۔ اب نہ تو کسی مقام پر ٹھیر سکتا ہے اور نہ کسی کے پڑوس میں پناہ لے سکتا ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس کو قتل کریں۔ اور اس کا خون بہائیں۔ حالانکہ نہ تو اس نے شرک کیا اور نہ کبھی برائی اور گناہ کا مرتکب ہوا" ابن عباس نے عرض کیا "اے حسینؑ میری جان آپ پر قربان اگر آپ کو کوفہ جانا ہی ہے تو عورتوں اور بچوں کو ساتھ نہ لے جائیے" امام نے فرمایا "اے بھائی میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلعم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھے ایسے کام کا حکم دیا ہے جس کے خلاف میں کچھ نہیں کرسکتا۔ اور آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں۔"

(بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۱۸۲)

فقال علیه السلام " انی لم اخرج بطرًا ولا اشرًا ولا مفسدًا ولا ظالمًا وانما خرجت لطلب الصلاح فی امة جدی (ص) ارید ان آمر بالمعروف وانهی عن المنکر اسیر بسیرة جدی وسیرة علی ابن ابی طالب فمن قبلنی بقبول الحق فالله اولی بالحق وهو احکم الحاکمین ."

(مناقب جلد۴ ص۸۹)

امام حسین علیہ السلام نے عبداللہ ابن عباس سے فرمایا

"میں بڑا بننے، اکڑنے، فساد پھیلانے اور ظلم کرنے کی غرض سے نہیں جا رہا ہوں۔ میں صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ اپنے نانا محمد مصطفیٰ صلعم کی امت کی اصلاح کروں، ان کو اچھائیوں کا حکم دوں اور برائیوں سے روکوں۔ میں اپنے نانا محمد مصطفیٰ صلعم اور اپنے پدر بزرگوار علیؑ ابن ابی طالب کی سیرت پر چلوں گا جو مجھے حق سمجھ کر قبول کرے گا تو خدا حق کا زیادہ سزاوار ہے اور وہی تمام فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔"

(مناقب جلد۴ ص۸۹)

(۸) ثم جاء عبد اللہ بن عمر فاشار الیہ بصلح
اھل الضلال وحذرہ من القتل والقتال فقال
لہ "یا ابا عبد الرحمن اما علمت ان من ھوان الدنیا
علی اللہ ان راس یحیی بن زکریا اھدی الی بغی من
بغایا بنی اسرائیل اما تعلم ان بنی اسرائیل کانوا یقتلون
ما بین طلوع الشمس سبعین نبیا ثم یجلسون فی اسواقھم
یبیعون ویشترون کان لم یصنعوا شیئا فلم یعجل اللہ
علیھم بل امھلھم واخذھم بعد ذلک اخذ عزیز ذی
انتقام۔ اتق اللہ یا ابا عبد الرحمن ولا تدع نصرتی۔"

(لہوف ص۱۳ بحار جلد ۱۰ ص۱۸۴)

(۸) عبد اللہ بن عمر سے خطاب

پھر عبد اللہ بن عمر آئے اور امام حسینؑ کو مشورہ دیا کہ آپ
اہل ضلالت (یزید اور یزید والوں) سے صلح کر لیں۔ انہوں نے جنگ و
جدال کا خوف بھی دلایا۔ امام حسینؑ نے فرمایا "اے ابو عبد الرحمن کیا
تم مرضی خدا کے خلاف دنیا کے بدترین عمل کو نہیں جانتے کہ حضرت
یحیی بن زکریا کا سر بنی اسرائیل کی بدکاروں میں سے ایک بدکار کے
پاس تحفہ کی حیثیت سے بھیجا گیا۔ کیا تمھیں نہیں معلوم کہ بنی اسرائیل
صبح سے لے کر طلوع آفتاب تک ستر انبیا کو قتل کرتے تھے، پھر نہایت
اطمینان سے اپنے بازاروں میں بیٹھ کر خرید و فروخت کرتے تھے جیسے
کہ انہوں نے کچھ کیا ہی نہیں؟ لیکن خدا نے ان پر عذاب نازل کرنے
میں تعجیل نہیں فرمائی۔ بلکہ اُن کو مہلت دی۔ اس کے بعد ان سے
زبردست انتقام لینے والے کی طرح انتقام لیا۔ اے ابو عبد الرحمن
خدا سے ڈرو اور میری مدد و نصرت نہ ترک کرو"

(لہوف ص۱۳ بحار جلد ۱۰ ص۱۸۴)

(۹)

لمّا عزم علی الخروج الی العراق قام خطیبا فقال

"الحمد للہ ما شاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ وصلی اللہ علی رسولہ خط الموت علی ولد آدم مخط القلادۃ علی جید الفتاۃ واولھنی الی اسلافی اشتیاق یعقوبؑ الی یوسفؑ وخیرلی مصرع انالاقیہ کانی باشلائی ھذہ تقطعھا عسلان الفلوات بین النواویس وکربلا فیملان منی اکراشا جوفا واجربۃ سغبا لامحیص عن یوم خط بالقلم رضی اللہ رضانا اھل البیت نصبر علی بلائہ وھو یوفینا اجر الصابرین۔ لن تشذ عن رسول اللہ (ص) لحمتہ وھی مجموعۃ لہ فی حظیرۃ القدس تقربھم عینہ وینجز بھم وعدہ من کان باذلا فینا مھجتہ وموطنا علی لقاء اللہ نفسہ فلیرحل معنا فاننی راحل مصبحا ان شاء اللہ تعالی۔"

(لھوف ص۲۶ بحار جلد۱۰ ص۱۸۴)

---

(۹) روانگیٔ عراق کے وقت آپ کا ایک خطبہ

جب امام حسین علیہ السلام نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا "تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں، وہی ہوتا ہے جو خدا چاہتا ہے، کوئی قوت بغیر خدا کی مدد کے نہیں، خدا کا درود و سلام ہو اس کے رسول (حضرت محمد صلعم) پر (اے لوگو!) موت کا ہار اولاد آدم کے گلے میں اس طرح ہے جس طرح جوان عورت کے گلے میں ہار۔ مجھے اپنے اسلاف سے ملنے کا اتنا ہی شوق ہے جتنا حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ سے ملنے کا شوق تھا۔ میری قتلگاہ متعین ہو چکی ہے جہاں میں پہونچنے والا ہوں۔ میں گویا نوادیس اور کربلا کے درمیان اپنے جسم کے جوڑ و بند کو دیکھ رہا ہوں کہ جنگل کے بھیڑیئے (لشکر یزید) ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں اور میرے جسم سے اپنے بھوکے پیٹ اور خالی توشہ دانوں کو بھر رہے ہیں۔ قلم قدرت نے موت کا جو دن لکھ دیا ہے اس سے چھٹکارہ ممکن نہیں۔ خدا کی مرضی ہم اہل بیت کی مرضی ہے۔ ہم اس کی آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں اور وہ ہم کو صابروں کے اجر سے سرفراز فرمائے گا۔ رسول اللہ سے ان کے اہل بیت جدا نہ کئے جائیں گے بلکہ خطیرہ القدس میں سب کے سب آپ کی خدمت میں موجود رہیں گے۔ ان کو دیکھ کر آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور آپ اپنے وعدہ کو جو اُن سے کر چکے ہیں پورا کریں گے (اے لوگو!) جو ہمارے اوپر اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہے اور خدا سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے کو آمادہ کر چکا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے میں انشاء اللہ کل صبح کو روانہ ہونے والا ہوں"

(لھوف ص۲۶۔ بحار ص۱۸۴)

(۱۰)

سالہ" ما اعجلك يا بن رسول الله عن الحج؟
فقال عليه السلام" لولم اعجل لاخذت" ثم سالہ عن
الناس بالكوفة فعرفه بان السيوف عليه فقال
عليه السلام" لله الامر والله يفعل ما يشاء وكل يوم
ربنا في شان ان نزل القضاء بما نحب فنحمد الله على
نعمائه وهو المستعان على اداء الشكر وان حال القضاء
دون الرجاء فلم يتعد من كان الحق نيته والتقوى
سريرته"

(بحار جلد ۱۱ ص ۱۴۵)

(۱۰) فرزدق خدمت امام میں

فرزدق نے امام حسینؑ سے پوچھا" فرزند رسولؐ! کس چیز نے آپ کو اس قدر جلد سفر کرنے پر مجبور کر دیا اور آپ نے حج بھی نہ کیا؟" امام نے جواب دیا" اگر میں جلدی نہ کرتا تو گرفتار کر لیا جاتا" پھر آپ نے کوفہ کے لوگوں کے متعلق دریافت کیا۔ فرزدق نے کہا کہ تلواریں آپ کے خلاف ہیں۔ امام نے فرمایا" تمام امور خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور ہمارے پروردگار کی تو ہر دن ایک نئی شان ہے۔ اگر خدا کی مرضی ہماری خواہشات کے مطابق ہے تو ہم خدا کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر کی ادائگی میں وہی مددگار ہے۔ اور اگر مرضی الہی (کسی مصلحت کے ماتحت ظاہری حیثیت سے) ہماری آرزوں کے خلاف ہے تو جس کی نیت حق ہو اور جس کے دل میں خوف خدا ہو وہ کبھی حق سے دور (اور ناکام) نہیں سمجھا جا سکتا"

(بحار جلد ۱۱ ص ۱۴۵)

(۱۱)

ثم باتؑ فی الموضع المذکور فلما اصبح اذا برجل من الکوفة یکنی اباهرة الازدی قد اتاه فسلم علیه ثم قال " یابن رسولؐ الله ما الذی اخرجك عن حرم الله وحرم جدك رسول الله (ص) ؟" فقال الحسینؑ "ویحك یا اباهرة ان بنی امیة اخذوا مالی فصبرت و شتموا عرضی فصبرت وطلبوا دمی فهربت. وایم الله لتقتلنی الفئة الباغیة ولیلبسنهم الله ذلا شاملاً وسیفا قاطعا ولیسلطن الله علیهم من یذلهم حتی یکونوا اذل من قوم سبا اذ ملکتهم امراة فحکمت فی اموالهم ودمائهم"

(لهوف ص۳۰ و بحار جلد۱۰ ص۱۸۵)

(۱۱)

ابا ہرہ سے ملاقات

امام حسین علیہ السلام نے اسی منزل (ثعلبیہ) پر رات بسر کی. جب صبح ہوئی تو ایک شخص جس کی کنیت ابو ہرہ تھی کوفہ سے آیا اور امام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا پھر عرض کیا" فرزندِ رسولؐ کیا سبب ہوا کہ آپ نے خدا کے حرم اور اپنے نانا (رسول اللہ صلعم) کے روضۂ مبارک کو چھوڑا؟" امام حسینؑ نے فرمایا" افسوس اے اباہرہ. بنی اُمیہ نے میرا مال غصب کیا میں نے صبر کیا' میری عزت وآبرو پر حملہ کیا' میں نے صبر کیا. اب وہ میرا خون بہانا چاہتے ہیں اس لئے میں (حرم خدا و حرم رسولؐ کو چھوڑ کر) نکل پڑا. خدا کی قسم مجھ سے ایک سرکش اور باغی گروہ جنگ کرے گا. خدا ان کو ذلیل کرے گا ان کو تیز تلواروں سے فنا کرے گا. اور ان پر ایک شخص کو مسلط کر دے گا جو ان کو رسوا اور ذلیل کرے گا. یہاں تک کہ وہ قوم سبا سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائیں گے. جہاں ایک عورت حکومت کرتی تھی. اور ان کے اموال اور ان کے خون کا فیصلہ کرتی تھی"

(لہوف ص۳۰ و بحار جلد۱۰ ص۱۸۵)

(۱۲)

وجعل لایمر بادیة الا و یتبعه خلق کثیر حتی انتهی
الی زبالہ فنزل بہا ثم قام خطیبا فحمد اللّٰہ واثنی علیہ
وذکر النبی (ص) فصلی علیہ ثم نادی باعلی صوتہ "ایہا
الناس انما جمعتکم علی ان العراق فی قبضتی وقد جاء لی
خبر صحیح ان مسلم بن عقیل وھانی بن عروۃ قتلا
وقد خذلتنا شیعتنا فمن کان منکم یصبر علی ضرب
السیوف وطعن الرماح فلیات معنا والا فلینصرف من
موضعہ ھذا۔ فلیس علیہ من ذمامنا شیئ" فسکتوا
جمیعا وجعلوا یتفرقون یمینا وشمالا حتی لم یبق عندہ
الا اھل بیتہ وموالیہ وھم نیف وسبعون رجلا ھم
الذین خرجوا معہ من مکۃ وانما جعل ذلک لانہ علم
ان الناس لا یتبعونہ الا انھم یظنون ان العراق لہ وفی
قبضتہ فکرہ ان یسیروا معہ وھم لا یعلمون علی ما یقدمون"

(ابو مخنف ص۴۳)

(۱۲) مقام زبالہ پر عوام سے خطاب

(امام حسین علیہ السلام) جس دیہات کی طرف سے گذرتے تھے لوگوں کی ایک کثیر جماعت آپ کے ساتھ ہو جاتی تھی یہاں تک کہ آپ مقام زبالہ پر پہونچے اور وہیں اتر پڑے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے خدا کی حمد و ثنا کی، حضرت نبیؐ کا ذکر کیا۔ آپ پر درود بھیجا۔ پھر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔ "اے لوگو! میں نے تم سب کو اپنے ساتھ اس خیال سے جمع ہونے دیا تھا کہ عراق میرے قبضہ میں ہے۔ لیکن میرے پاس صحیح خبر آئی ہے کہ مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ شہید کر دیئے گئے اور ہمارے بلانے والوں نے ہم کو چھوڑ دیا لہذا تم میں سے جو کوئی شمشیر زنی اور نیزہ بازی پر صبر کر سکے وہ میرے ساتھ چلے ورنہ اسی جگہ سے واپس چلا جائے اس شخص پر میری کوئی ذمہ داری نہیں" (یہ سن کر) سب کے سب خاموش ہو گئے اور دائیں بائیں چھٹنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے ساتھ صرف آپ کے اہل بیت اور آپ کے رشتہ دار رہ گئے جن کی تعداد صرف ۷۹ تھی جو مکہ سے آپ کے ساتھ چلے تھے۔ امام حسینؑ نے اس لئے اعلان فرمادیا کہ آپ سمجھ رہے تھے کہ لوگ آپ کے ساتھ صرف اس خیال سے جمع ہو گئے تھے کہ عراق آپ کے قبضہ میں ہے۔ آپ نے مناسب نہ سمجھا کہ لوگ لاعلمی میں آپ کے ساتھ جائیں بلکہ وہ جان لیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں اور کیا واقعات پیش آنے والے ہیں۔ (ابو مخنف ص۴۳)

(۱۳)

ولم یزل الحر موافقاً للحسینؑ حتی حضرت الصلوٰة فصلی الحسینؑ بالفریقین ثم قام الحسینؑ فی ازار و نعلین فحمد الله واثنیٰ علیه وذکر جده فصلی علیه ثم قال "ایها الناس معذرة الی الله والیکم انی لم اٰتکم حتی اتتنی کتبکم ان اقدم الینا لك مالنا وعلیك ما علینا لیس لنا امام سواك فان کنتم لقدومی کارهین رجعت عنکم الی ما شئت"

(ابومخنف ص۴۳)

(۱۴) مقام ذی حسم پر لشکر حر سے خطاب

حر بن یزید ریاحی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا۔ امام حسینؑ نے اپنے اصحاب اور لشکر حر دونوں کو نماز پڑھائی۔ پھر ازار و نعلین پہنے ہوئے کھڑے ہوئے، خدا کی حمد و ثنا کی، اپنے نانا محمد مصطفیٰ صلعم کا ذکر کیا، ان پر درود بھیجا پھر فرمایا "اے لوگو! میں خدا سے اور تم لوگوں سے عذر خواہ ہوں۔ میں اس وقت تک تمہارے پاس نہیں آیا جب تک تمہارے مسلسل خطوط میرے پاس نہ آئے (تم نے لکھا) جلد آ جیئے۔ آپ کا نفع ہمارا نفع اور آپ کا نقصان ہمارا نقصان ہے سوائے آپ کے ہمارا کوئی امام نہیں۔ تو اب اگر میرا آنا تمہیں ناپسند ہے تو میں تم لوگوں کی طرف سے پلٹ کر اس لمبی چوڑی زمین پر جہاں کہیں چاہوں گا چلا جاؤں گا"

(ابومخنف ص۴۴)

(۱۴)

ایها الناس ان رسول الله (ص) قال من
رأی سلطانا جائرا مستحلا لحرام الله ناکثا عهده
مخالفا لسنة رسول الله (ص) یعمل فی عباد الله
بالاثم والعدوان فلم یغیر علیه بفعل ولا قول کان
حقا علی الله ان یدخل مدخله الا وان هؤلاء قد
لزموا طاعة الشیطان وتولوا عن طاعة الرحمن و
اظهروا الفساد وعطلوا الحدود واستأثروا بالفیء و
احلوا حرام الله وحرموا حلاله وانی احق بهذا
الامر لقرابتی من رسول الله (ص) وقد اتتنی
کتبکم وقدمت علی رسلکم ببیعتکم انکم لا
تسلمونی ولا تخذلونی فان وفیتم لی ببیعتکم فقد اصبتم
حظکم ورشدکم وانا الحسین بن علی وابن فاطمة
بنت رسول الله (ص) ونفسی مع انفسکم وولدی
مع اهالیکم واولادکم ولکم بی اسوة۔ وان لم
تفعلوا ونقضتم عهدی وخلعتم بیعتی فلعمری
ما هی منکر بنکر لقد فعلتموها بابی واخی وابن
عمی مسلم بن عقیل والمغرور من اغتر بکم فحظکم
اخطأتم ونصیبکم ضیعتم ومن نکث فانما

(۱۴) مقام بیضہ پر امام کا ایک خطبہ

امام حسینؑ نے لشکر حر سے خطاب فرمایا :-

"اے لوگو! رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے" جو کوئی ایسے بادشاہ کو دیکھے جو ظلم کرتا ہے، خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہے، عہد الٰہی کو توڑتا ہے، سنت نبویؐ کی مخالفت کرتا ہے، خدا کے بندوں پر گناہ اور سرکشی سے حکومت کرتا ہے اور (یہ دیکھ کر) اس کی نہ اپنے فعل سے مخالفت کرے نہ اپنے قول سے تو یقیناً خدا اس کو وہیں بھیجے گا (جہنم میں) جہاں اس کا ٹھکانا ہے" دیکھو ان لوگوں (بنی امیہ) نے شیطان کی پیروی کی ہے۔ اور اطاعت رحمٰن سے انحراف کیا ہے۔ فتنہ و فساد کو پھیلا رکھا ہے۔ حدود الٰہی معطل کر دیئے ہیں۔ خراج سلطنت پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے، خدا کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اور میں رسول اللہ کے ساتھ قرابت قریبہ کی وجہ سے ان لوگوں سے زیادہ اس چیز (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) کا حق دار ہوں۔ میرے پاس تمہارے بے شمار خطوط آئے۔ تمہارے قاصد پیام بیعت لے کر پہونچے کہ نہ تم مجھے تنہا چھوڑو گے اور نہ مجھ سے بے وفائی کرو گے۔ تو اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہے اور وفاداری کا ثبوت دیا تو تم راہ ہدایت پر ہو۔ میں حسینؑ ابن علیؑ ہوں رسول اللہؐ کی صاحبزادی کا فرزند ہوں۔ میری

بنکث علی نفسہ وسیغنی اللہ عنکم"۔

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۵)

جان تمہاری جانوں کے ساتھ ہے۔ اور میرے بچے تمہارے بال بچوں کے ساتھ ہیں۔ میں تمہارے لئے نمونہ ہدایت ہوں۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو اور مجھ سے جو عہد و پیمان کیا ہے اسے توڑ دو اور میری بیعت سے انکار کر دو تو میری عمر کی قسم تم سے یہ امر بعید نہیں۔ تم میرے پدر بزرگوار، میرے بھائی، اور میرے چچا کے بیٹے مسلم بن عقیل کے ساتھ ایسا ہی کر چکے ہو، جس نے تم پر بھروسہ کیا اس نے دھوکہ کھایا۔ لیکن یاد رکھو تم نے اپنا ہی نقصان کیا اور اپنے ہی نصیب کو ضائع کیا جس نے بدعہدی کی اس نے خود اپنے خلاف بدعہدی کی۔ خدا عنقریب مجھ کو تم سے بے نیاز کر دے گا۔"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۸)

(۱۵)

فقام الحسینؑ فی اصحابه خطیبا فحمد الله واثنیٰ علیه وذکر جده فصلیٰ علیه ثم قال "انه قد نزل بنا من الامر ما قد ترون وان الدنیا قد تغیرت وتنکرت وادبر معروفها واستمرت جداً ولم تبق منها الا صبابة کصبابة الاناء وخسیس عیش کالمرعی الوبیل الا ترون الی الحق لا یعمل به والی الباطل لا یتناهیٰ عنه لیرغب المؤمن فی لقاء ربه محقا فانی لا اری الموت الا سعادة والحیاة مع الظالمین الا برما" فقام زهیر بن القین وقال "قد سمعنا هداك الله یا ابن رسول الله مقالتك ولو کانت الدنیا لنا باقیة وکنا فیها مخلدین لآثرنا النهوض معك علی الاقامة"

(لهوف ص۳۲ بحار جلد۱۰ ص۱۸۸)

(۱۵) اصحاب سے خطاب

امام حسین علیہ السلام کھڑے ہوئے اور اپنے اصحاب کو مخاطب کیا، خدا کی حمد و ثنا کی، اپنے نانا رسول اللہؐ کا ذکر کیا، ان پر درود بھیجا، پھر ارشاد فرمایا "معاملات نے میرے ساتھ جو صورت اختیار کر لی ہے اسے تم دیکھ رہے ہو. دنیا نے اپنا رنگ بدل دیا اور ناموافق ہوگئی. اس کی بھلائیوں نے منہ پھیر لیا اور نیکیاں ختم ہوگئیں اب اس دنیا سے اتنا ہی بچا جتنا برتن میں تلچھٹ اور (اس دنیا میں) زندگی اتنی ہی ذلیل و حقیر ہوگئی جیسے نہ ہضم ہونے والا چارہ. کیا تم حق کو نہیں دیکھتے کہ اس پر عمل نہیں کیا جاتا اور باطل کو نہیں دیکھتے کہ اس سے پرہیز نہیں کیا جاتا اب مومن کو چاہیئے کہ خدا سے ملاقات کی خواہش کرے. میں تو ایسی موت کو سعادت سمجھتا ہوں اور ان ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا عذاب جان خیال کرتا ہوں" یہ سن کر حضرت زہیر بن قین کھڑے ہوئے اور عرض کیا "فرزند رسولؐ. خدا آپ کی مدد کرے. ہم نے آپ کی تقریر سنی. بخدا اگر دنیا ہمارے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہو اور ہم ہمیشہ اس میں رہنے والے ہوں جب بھی ہم آپ کے ساتھ سفر کرنے کو (اور آپ کی مدد و نصرت کو) اس دنیا کے قیام پر ترجیح دیں گے"

(لہوف ص۳۲ بحار جلد۱۰ ص۱۸۸)

(١٦)

وساروا جميعاً الى ان اتوا ارض كربلا فوقفت
فرس الحسينؓ فنزل عنها وركب اخرى فلم تنبعث
خطوة واحدة ولم يزل يركب فرساً بعد فرس حتى
ركب سبعة افراس وهن على هذا الحال فلما رای
ذلك قال "يا قوم ما اسم هذه الارض؟" قالوا "ارض
الغاضريه" قال فهل لها اسم غير هذا؟" قالوا "تسمى
نينوى" قال "اهل لها اسم غير هذا؟" قالوا "شاطی
الفرات" قال "اهل لها اسم غير هذا؟" قالوا "تسمى كربلا"
فعند ذلك تنفس الصعداء وقال "ارض كرب وبلا"
ثم قال "انزلوا ههنا مناخ ركابنا ههنا تسفك دماءنا
ههنا والله تهتك حريمنا ههنا والله تقتل رجالنا
ههنا والله تذبح اطفالنا ههنا والله تزار قبورنا
وبهذه التربة وعدنی جدی رسول الله صلی
الله عليه وسلم ولا خلف لقوله"

(ابومخنف ص ٤٩)

(١٦) زمین کربلا پر پہونچ کر

امام حسینؓ اور آپ کے ساتھی آگے بڑھے یہاں تک زمین کربلا پر پہونچے (یہاں پہونچ کر) امام حسینؓ کا گھوڑا رک گیا۔ آپ اس گھوڑے سے اُترے اور دوسرے گھوڑے پر سوار ہوئے لیکن وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا آپ برابر مختلف گھوڑوں پر سوار ہوتے رہے یہاں تک کہ سات گھوڑوں پر بیٹھے۔ مگر سب کا وہی حال رہا (اور ایک بھی آگے نہ بڑھا) جب امام نے یہ دیکھا تو فرمایا "اے لوگو! اس زمین کا کیا نام ہے؟" سب نے کہا زمین غاضریہ" پوچھا "کیا اس کے علاوہ اس کا اور بھی کوئی نام ہے؟" کہا "نینوی بھی کہا جاتا ہے" فرمایا "کیا اس کے علاوہ اس کا کوئی نام ہے؟" کہا "شاطی فرات" فرمایا "کیا اس کے علاوہ اس کا اور بھی کوئی نام ہے؟" لوگوں نے جواب دیا "اس کو کربلا بھی کہتے ہیں" یہ سن کر آپ نے ایک لمبی سانس لی اور فرمایا "ہاں یہ رنج وغم کی زمین ہے" پھر فرمایا "تم سب اتر پڑو۔ یہیں ہمارے ناقے بٹھائے جائیں گے یہیں ہمارا خون بہایا جائے گا۔ بخدا یہیں ہمارے اہل حرم کی بے حرمتی کی جائے گی۔ بخدا یہیں ہمارے مرد شہید کیے جائیں گے۔ بخدا یہیں ہمارے بچے ذبح کر دیے جائیں گے بخدا یہیں ہماری قبروں کی زیارت کی جائے گی اور اسی زمین کے متعلق میرے نانا رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا تھا اور میرے نانا رسول اللہ صلعم کا قول کبھی غلط نہیں ہو سکتا"

(ابومخنف ص ٤٩)

(۱۷)

"انتم من بیعتی فی حل فالحقوا بعشائرکم وموالیکم"
وقال لاھل بیتہ "قد جعلتکم فی حل من مفارقتی فانکم
لاتطیقونھم لتضاعف اعدادھم وقواھم وما المقصود
غیری فدعونی والقوم فان اللہ عزوجل یعیننی
ولایخلینی من حسن نظرہ کعادتہ فی اسلافنا الطیبین"
فاما عسکرہ ففارقوہ واما اھلہ والادنون من اقربائہ
فابوا وقالوا "لانفارقک ویحل بنا مایحل بک ویحزننا
مایحزن بک ویصیبنا مایصیبک وانا اقرب مایکون
الی اللہ اذا کنا معک" فقال لھم "فان کنتم قد وطنتم
انفسکم علی ما قد وطنت نفسی علیہ فاعلموا ان اللہ
یھب المنازل الشریفۃ لعبادہ لصبرھم لاحتمال المکارہ
وان اللہ وان کان خصنی مع من مضی من اھلی الذین
انا اخرھم لقاءً فی الدنیا من المکرمات بما سھل معھا علی
احتمال الکریھات فان لکم شطر ذلک من کرامات اللہ
واعلموا ان الدنیا حلوھا ومرھا حلم والانتباہ فی الاخرۃ
والفائز من فاز فیھا والشقی من یشقی فیھا اولا احدثکم
باول امرنا وامرکم معاشر اولیائنا محبینا والمعتصمین
بنا لیسھل علیکم احتمال ما انتم لہ معرضون" قالوا "بلی"

(۱۷) اپنے لشکر اور اپنے اہلبیت کے سامنے آپ کا ایک خطبہ

پہلے ساتھیوں سے فرمایا۔

"تم سب میری بیعت سے آزاد ہو (تم کو اجازت ہے) لہذا اپنے اپنے قبیلوں اور رشتہ داروں کے پاس چلے جاؤ" پھر اپنے اہل بیت سے فرمایا "میں تم کو بھی اجازت دیتا ہوں کہ مجھ کو چھوڑ دو اور چلے جاؤ۔ کیونکہ تم دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کی تعداد اور قوت بہت زیادہ ہے۔ اور یہ صرف مجھے چاہتے ہیں۔ میرے اور اس قوم کے معاملہ کو چھوڑ دو یقیناً خدا میری مدد کرے گا اور اپنی نظر عنایت سے مجھے محروم نہ رکھے گا جیسا کہ وہ ہمارے پاک و پاکیزہ اسلاف کے ساتھ کرتا رہا ہے۔" یہ سن کر آپ کا لشکر تو آپ کو چھوڑ کر علٰحدہ ہو گیا لیکن آپ کے اہل بیت اور قریبی رشتہ داروں نے انکار کر دیا اور کہا "ہم آپ کو ہرگز تنہا نہ چھوڑیں گے جو آپ پر گذرے گی وہ ہم پر گذرے گی جو آفت آپ پر آئے گی وہ ہم پر آئے گی۔ جو مصیبت آپ پر پڑے گی وہ ہم پر پڑے گی۔ ہم خدا سے اسی وقت قریب ہو سکتے ہیں جب آپ کے ساتھ رہیں۔" امام نے فرمایا "اگر تم نے بھی اپنے نفوس کو اس چیز کے لئے آمادہ کر لیا ہے جس کے لئے میں اپنے کو آمادہ کر چکا ہوں

یا بن رسول اللہ (ص)" قال" ان اللہ لما خلق آدم
واستواہ وعلمہ اسماء کل شیء وعرضھم علی الملٰئکۃ
جعل محمدًا وعلیًا وفاطمۃ والحسنؑ والحسینؑ اشباحًا
خمسۃ فی ظہر آدمؑ وکانت انوارھم تضیء فی الآفاق من
السماوات والحجب والجنان والکرسی والعرش فامر
الملٰئکۃ بالسجود لآدم تعظیمًا لہ انہ قد فضلہ بان
جعلہ وعاءً لتلک الاشباح التی قد عم انوارھا
الآفاق. فسجدوا الا ابلیس ابی ان یتواضع لجلال اللہ
وعظمتہ وان یتواضع لانوارنا اھل البیت وقد
تواضعت لھا الملٰئکۃ کلھا واستکبر وارتفع وکان بابائہ
ذلک وتکبرہ من الکافرین."

(بلاغۃ الحسین ص۱۲۶)

تو یقین کر لو کہ خداوند عالم اپنے بندوں کو بلند مراتب اسی وقت عنایت
فرماتا ہے جب وہ مصیبتوں کو برداشت کریں اور صبر کریں۔ خدا نے دنیا
میں مصائب کے برداشت کرنے پر جو مدارج اور مراتب میرے بزرگوں
کے لئے جو گذر چکے ہیں اور میں جن کی آخری فرد ہوں مخصوص کر رکھا ہے
خدا کے ان عطا کردہ مدارج میں تمہارا بھی حصّہ ہے۔ یہ بھی جان لو کہ
دنیا کی ہر شیریں اور تلخ چیز خواب ہی خواب ہے۔ اس خواب سے
بیداری آخرت میں ہوگی۔ اور جو آخرت میں کامیاب ہوا وہی کامیاب
ہے۔ اور جو آخرت میں بدبخت رہا وہی بدبخت ہے۔ اے میرے چاہنے
والو، میرے دوستو، میرا ساتھ دینے والو کیا میں تم سے اپنی اور تمہاری
پہلی چیز کو نہ بیان کردوں تاکہ آنے والے مصائب کا برداشت کرنا
تمہارے لئے آسان ہو جائے" سب نے کہا "ہاں اے فرزند رسولؐ
(آپ ضرور بیان فرمائیں) آپ نے فرمایا "جب خدا نے آدمؑ کو پیدا
کیا اور انھیں قوت دی اور ان کو ہر چیز کے نام بتائے اور انھیں ملائکہ
کے سامنے پیش کیا تو محمد صلعم، علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ اور حسینؑ ان پانچ
صورتوں کو آدمؑ کی پشت میں ودیعت فرمایا۔ ان (پانچ ذوات) کے
نور سے تمام دنیا، آسمان، حجابہائے آسمان، جنتیں، کرسی،
عرش سب روشن تھے۔ پھر خدا نے آدمؑ کی عزت کو بڑھانے کے لئے
ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ ان کو سجدہ کریں۔ اور خدا نے آدمؑ کو اس لئے فضیلت
دی کہ ان کو ان (پانچ) صورتوں کا امانت دار بنایا تھا جن کے انوار سے

(١٨)

ثم نادى باعلى صوته "يا اهل العراق ايها الناس اسمعوا قولى ولا تعجلوا حتى اعظكم بما يحق لكم علىّ وحتى اعذر اليكم فان اعطيتمونى النصف كنتم بذلك اسعد وان لم تعطونى النّصف من انفسكم فاجمعوا رائكم ثم لا يكن امركم عليكم غمّة ثم اقضوا الىّ ولا تنظرون ان ولى الله الذى انزل الكتاب وهو يتولى الصّالحين."

(بحار جلد ۱۰ صـ ۱۹۰)

تمام دنیا روشن تھی۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے عظمت خداوندی اور ہم اہل بیت کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر دیا حالانکہ تمام فرشتوں نے سر جھکایا۔ ابلیس نے تکبر کیا اور اپنے کو بڑا سمجھا اور اپنے انکار اور تکبر کی وجہ سے کافرین میں سے ہو گیا"

---

(١٨) اہل عراق کو ایک تنبیہ

امام حسین علیہ السلام نے بہ آواز بلند ارشاد فرمایا "اے عراق والو! اے لوگو! میری باتیں سنو، جلدی نہ کرو تاکہ میں تم کو نصیحت کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں اور تمہارے سامنے عذر پیش کر دوں۔ اگر تم نے میرے حق میں انصاف کیا تو اس میں تمہاری بھلائی ہے اور اگر تم انصاف نہیں کرتے تو پھر تم سب ایک رائے ہو جاؤ (اور سوچو) تاکہ تمہارا معاملہ تمہارے اوپر پوشیدہ نہ رہ جائے۔ پھر میری طرف چلے آؤ اور انتظار نہ کرو، بے شک میرا والی اور مددگار خدا ہے۔ جس نے کتاب (قرآن) نازل فرمایا۔ اور خدا ہی نیکوکاروں کا مددگار ہے۔"

(بحار جلد ۱۰ صـ ۱۹۰)

(۱۹)

جمع ولدہ واخوتہ واھل بیتہ ثم نظر الیھم فبکی ساعۃ ثم قال "اللھم انا عترۃ نبیک محمد (ص) وقد ازعجنا وطردنا واخرجنا من حرم جدنا وتعودت بنوامیۃ علینا۔ اللھم فخذ لنا بحقنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۹)

(۱۹) اولاد، بھائی اور اہلبیت کو دیکھ کر امام کا گریہ

امام حسین علیہ السلام نے اپنی اولاد، اپنے بھائیوں، اور اپنے اہل بیت کو اکٹھا کیا اور ان کو دیکھ کر کچھ دیر روتے رہے پھر فرمایا "خدایا ہم تیرے نبی حضرت محمد صلعم کی عترت ہیں، ہم ستائے گئے، وطن سے نکالے گئے، اور اپنے نانا کے روضہ سے باہر کر دیئے گئے۔ ہم پر بنی امیہ نے زیادتی کی۔ خدایا ہمارے حق کا واسطہ ہماری خبر لے اور ان کافرین کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔"

(بحار جلد ۱۰ ص ۱۸۹)

(۲۰)

فجمع الحسینؑ اصحابه وقال "اثنی علی الله احسن الثنا واحمده علی الشدة والرخاء. معاشر المومنین لست اعلم اصحابا اصبر منکم ولا اهل بیت اوفی وافضل من اهل بیتی فجزاکم الله عنی احسن الجزا وانی اظن ان احزایامی هذه مع هولاء القوم الظالمین وقد ابحتکم فما فی رقابکم منی ذمام و حرج وهذه اللیل قد اسدل علیکم فلیاخذ کل رجل منکم بید رجل من اهل بیتی وتفرقوا فی البلاد یمینا وشمالا عسی ان یفرج الله عنا وعنکم فان القوم یطلبونی دونکم"، فقال له اخوته بنو اخیه وموالیه وبنو عبد الله بن جعفر "لم نفعل ذلک یا سیدنا ولا ارانا الله فیک سوء ولا مکروها"

(لہوف ص۳۹ ابومخنف ص۶۲)

(۲۰) اصحاب کے سامنے امام کی تقریر

امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور فرمایا "میں خدا کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو بہترین تعریف ہے اور اس کی حمد کرتا ہوں ہر تکلیف اور آرام میں۔ اے گروہ مومنین! میں نہیں جانتا کہ دنیا میں کسی کے اصحاب تم سے زیادہ شاکر و صابر ہوں گے اور کسی کے اہل بیت میرے اہل بیت سے زیادہ وفادار اور افضل ہوں گے. خدا میری طرف سے تم کو جزائے خیر دے. میرا خیال ہے کہ اس ظالم لشکر (یزید) کے ساتھ میرا یہ آخری دن ہے میں تم کو (یہاں سے چلے جانے کی) اجازت دیتا ہوں اور اپنی بیعت تمہاری گردنوں سے اٹھائے لیتا ہوں. پردۂ شب حائل ہے. تم کو چاہیئے کہ تم میں کا ایک ایک مرد میرے اہل بیت کے ایک ایک مرد کا ہاتھ پکڑے اور اس صحرا میں داہنے بائیں منتشر ہو جائے. امید ہے خدا ہم سے اور تم سے مصیبتوں کو دور کر دے. یہ (لشکر یزید) صرف مجھے چاہتا ہے ان کو تم سے کوئی تعلق نہیں" یہ سن کر آپ کے بھائیوں، بھتیجوں، رشتہ داروں، اور حضرت عبد اللہ بن جعفر کے صاحبزادوں نے کہا "اے ہمارے سردار ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے (ہم آپ کو تنہا ہرگز نہیں چھوڑ سکتے) خدا ہم کو وہ دن نہ دکھائے کہ (ہماری زندگی میں) آپ پر کوئی آفت یا مصیبت آئے۔"

(لہوف ص۳۹ ابومخنف ص۶۲)

(۲۱)

"یا قوم اعلموا! خرجتم معی بعلمکم انی أقدم علی
قوم بایعونا بالسنتھم وقلوبھم وقد انعکس العلم واستحوذ
علیھم الشیطان فانساھم ذکر الله والآن لم یکن لھم
مقصد الا قتلی وقتل من یجاھد بین یدی وسبی
حریمی بعد سلبھم واخشی انکم ما تعلمون وتستحیون
والخداع عندنا اھل البیت محرم فمن کرہ منکم
ذلک فلینصرف فاللیل ستیر والسبیل غیر خطیر والوقت
لیس بھجیر ومن آسانا بنفسہ کان معنا فی الجنان نجیا
من غضب الرحمن وقد قال جدی رسول الله ص
"ولدی حسین یقتل بطف کربلا غریبا وحیدا عطشانا
فمن نصرہ فقد نصرنی ونصر ولدہ القائم ولو نصرنا
بلسانہ فھو فی حزبنا یوم القیامۃ"

(بحار جلد ۱۱ ص ۱۸۴)

(۲۱) ساتھیوں کے سامنے تقریر

"اے لوگو! سمجھ لو! تم میرے ساتھ یہ خیال کر کے چلے تھے کہ میں اس قوم کی طرف جا رہا ہوں جس نے اپنی زبانوں اور اپنے دلوں سے میری بیعت کر لی ہے لیکن مجھے اس کے خلاف معلوم ہوا۔ میرے بلانے والوں پر شیطان غالب آیا جس نے ان کو خدا کی یاد سے غافل بنا دیا۔ اب ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ مجھ کو اور میرے ساتھ رہ کر جہاد میں شریک ہونے والوں کو شہید کر دیں اور میرے اہل حرم کا سامان لوٹ کر ان کو قید کر لیں۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم لاعلمی اور شرم و مروت میں نہ پڑے رہو۔ دھوکہ بازی اور فریب دہی ہم اہل بیت کے نزدیک حرام ہے تو (تم میں سے) جو آنے والی باتوں کو ناپسند کرے وہ (یہاں سے) واپس چلا جائے، پردۂ شب حائل ہے۔ راستہ خطرناک نہیں۔ اور وقت بھی ابھی نہیں گیا ہے اور جو اپنی جان خطرہ میں ڈال کر ہماری مدد کرے گا وہ یقیناً ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا اور عذاب الٰہی سے بری ہوگا۔ میرے نانا رسول اللہؐ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ "میرا فرزند حسینؑ زمین کربلا پر حالت مسافرت میں تنہا اور پیاسا شہید کر دیا جائے گا جس نے حسینؑ کی مدد کی اس نے میری مدد کی، اور حسینؑ کے فرزند (امام آخر الزمان) حضرت مہدی قائمؑ کی مدد کی۔ اور اگر کسی نے صرف زبان ہی سے مدد کی تو روز قیامت وہ ہمارے گروہ میں ہوگا۔" (بحار جلد ۱۱ ص ۱۸۴)

(۲۲)

فبات الامام تلك الليلة فلمّا اصبح نظر الى القوم واذا هم قد زحفوا اليه فدعا براحلته فركبها واقبل على القوم ونادى باعلى صوته " ايها الناس انصتوا لى " فنصتوا. فحمد الله واثنى عليه وذكر النبى (صلعم) فصلى عليه ثم قال " ايها الناس انسبونى من انا ثم راجعوا انفسكم هل يحل لكم قتلى وانا ابن بنت نبيكم وابن صفيه واول المؤمنين والمصدق بالله وبرسوله وبما جاء به من عند الله اليس حمزة سيد الشهداء عم ابى ؟ اوليس جعفر الطيار فى الجنة عمى ؟ اوما بلغكم قول جدى لى ولاخى الحسن " هذان سيدا شباب اهل الجنة " وقال " انى مخلف فيكم الثقلين كتاب الله وعترتى اهل بيتى " فان صدقتمونى وهو الحق والا فاسئلوا جابر ابن عبد الله الانصارى وابا سعيد الخدرى وسهل بن سعد الساعدى وزيد ابن ارقم وانس ابن مالك فانهم سمعوا ذلك من جدى رسول الله صلى الله عليه

(۲۲) کوفیوں سے خطاب

امام حسین علیہ السلام نے (عاشورہ کی) تمام رات (عبادت الٰہی میں) گذاری جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ لشکر (یزید) آمادۂ جنگ ہے۔ آپ نے سواری طلب فرمائی۔ سواری پر بیٹھے دشمنوں کی طرف آئے، اور بہ آواز بلند فرمایا "لوگو! خاموش ہوجاؤ" سب کے سب خاموش ہو گئے۔ آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی۔ حضرت نبی صلعم کا ذکر کیا ان پر درود بھیجا پھر فرمایا۔ "لوگو! میرے نسب اور خاندان کو دیکھو کہ میں کون ہوں۔ پھر خود سوچو کہ تمہارا مجھ کو قتل کرنا کسی طرح بھی جائز ہو سکتا ہے جب کہ میں تمھارے نبیؐ کی صاحبزادی کا فرزند ہوں۔ اور تمھارے نبیؐ کے وصی کا پسر ہوں جو خدا پر سب سے پہلے ایمان لانے والے، اور خدا، اس کے نبیؐ۔ اور خدا کے یہاں سے ان کی لائی ہوئی باتوں کے تصدیق کرنے والے تھے۔ کیا حمزہؓ سید الشہدا میرے پدر بزرگوار کے چچا نہیں ؟ کیا جعفر جو جنت میں پرواز کرتے ہیں میرے چچا نہیں ؟ کیا تم نے میرے نانا رسول اللہ صلعم کی حدیث نہیں سنی جو آپ نے میرے اور میرے بھائی امام حسنؑ کے متعلق فرمائی تھی کہ " یہ دونوں (حسنؑ اور حسینؑ) جوانان اہل جنت کے سردار ہیں " اور یہ بھی فرمایا تھا کہ " میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑتا ہوں۔ ایک کتاب خدا۔ دوسرے میری عترت اور اہل بیت "

وسلم لی ولاخی. امافی ھذا حاجز لکم عن سفک
دمی"

(ابو مخنف ص۵۳ بحار جلد ۱۰ ص۱۹۳)

تو اگر تم میری باتوں کی تصدیق کرتے ہو تو حق ہے۔ ورنہ پوچھ لو جابر بن عبداللہ انصاری سے، ابوسعید خدری سے، سہل بن سعد ساعدی سے، زید بن ارقم سے، انس بن مالک سے، ان سب نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے (یہ حدیثین) میرے اور میرے بھائی کے متعلق فرمائی ہیں۔ تو کیا ان حدیثوں میں کوئی بھی ایسی بات نہیں جو تم کو میرا خون بہانے سے روک سکے؟"

(ابو مخنف ص۵۴ بحار جلد ۱۰ ص۱۹۳)

(۲۳)

وبات تلک اللیلۃ فلما اصبح اذن وقام وصلی باصحابہ فلما فرغ استدعیٰ بدرع جدہ رسول اللہ (ص) وتعمم بعمامتہ السحاب وتقلد بسیف ابیہ ذی الفقار ونزل الی القوم وقال " ایھا الناس اعلموا ان الدنیا دار فناء وزوال متغیرۃ باھلھا من حال الی حال، معاشر الناس عرفتم شرائع الاسلام وقرأتم القرآن وعلمتم ان محمدا (ص) رسول الملک الدیان ووثبتم علی قتل ولدہ ظلما وعدوانا معاشر الناس اما تامرون الی ماء الفرات یموج کانہ بطون الحیتان یشربہ الیھود والنصاری والکلاب والخنازیر. وآل رسول اللہ یموتون عطشا "

(ابومخنف ص۶۰)

(۲۴) لشکر یزید کے سامنے ایک تقریر

امام حسینؑ نے (عاشورہ کی ہولناک) شب (خدا کی عبادت میں) ختم کی۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے اَذان دی، اقامت کہی۔ اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد اپنے نانا رسول اللہ صلعم کی ذرہ منگوائی۔ رسول اللہ صلعم کا عمامہ سحاب اپنے سرِ مبارک پر رکھا، اپنے پدر بزرگوار (حضرت علیؑ) کی تلوار ذوالفقار کمر میں لٹکائی، اور لشکر یزید کے پاس آکر فرمایا " لوگو! یقین کرلو کہ دنیا فنا اور زوال کا گھر ہے۔ یہ دنیا والوں کے حالات کو الٹتی پلٹتی رہتی ہے۔ لوگو! تم ارکان اسلام سے واقف ہو تم نے قرآن پڑھا ہے تم جانتے ہو کہ حضرت محمد صلعم بادشاہ حقیقی کے رسول ہیں (ان باتوں کو جانتے ہوئے بھی) تم انہیں کے فرزند کو ظلم وستم کے ساتھ قتل کرنا چاہتے ہو۔ اے لوگو! کیا تم دریائے فرات کے پانی کو نہیں دیکھتے جو موجیں مار رہا ہے۔ اور سانپ کے پیٹ کی طرح چمک رہا ہے۔ جس کو یہودی، عیسائی، کتے اور سور تک پیتے ہیں۔ لیکن خداؐ کے رسولؐ کی آل پیاس سے مر رہی ہے (اور تم نے ان پر پانی بند کر دیا ہے۔ "

(ابومخنف ص۶۰)

(۲۴)

حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال" ان اللہ قد اذن فی قتلکم وقتلی ھذا الیوم فعلیکم بالصبر والقتال

○

قال لھم" صبرا بنی الکرام فما الموت الا قنطرۃ تعبر بکم عن البؤس والضراء الی الجنان الواسعۃ والنعیم الدائمۃ فایکم یکرہ ان ینتقل من سجن الی قصر وما ھو لاعدائکم الا کمن ینتقل من قصر الی سجن وعذاب۔ ان ابی حدثنی عن رسول اللہ (ص) ان الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر والموت جسر ھولاء الی جنانھم وجسر ھولاء الی جحیمھم ما کذبت ولا کذبت"

(بحار جلد ۴۴ صفحہ ۱۹۰)

---

(۲۴) روز عاشورہ اصحاب اور اہلبیت سے ارشاد گرامی

(امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو مخاطب فرمایا) خدا کی حمد وثنا کی۔ پھر ارشاد فرمایا" خداوند عالم نے جہاد کی اجازت دی ہے آج کے دن وہ ہماری اور تمہاری شہادت سے راضی ہے۔ صبر کرو اور جہاد میں مشغول ہو جاؤ"

○

امامؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا" اے شریفوں اور غیرت داروں کی اولاد! صبر کرو۔ موت ایک پل ہے جس پر سے تکلیفیں اور مصیبتیں جھیلتے ہوئے گذر کر تم وسیع جنتوں اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں تک پہنچ جاؤ گے۔ تم میں کون ہے جو ایک قید خانہ سے ایک قصر کی طرف جانا پسند نہ کرے۔ تمہارے دشمنوں کی مثال اس شخص کی ہے جو قصر سے قید خانہ اور عذاب کی طرف جائے۔ میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ اور موت مومن کے لئے جنت میں جانے کا اور کافر کے لئے جہنم میں جانے کا پل ہے۔ میں جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی مجھے کبھی جھوٹا کہا گیا"

(بحار جلد ۴۴ صفحہ ۱۹۰)

(۲۵)

قال "ويلكم ما عليكم ان تنصتوا لي فتسمعوا قولي فقد ملئت بطونكم من الحرام" فتلاوم اصحاب عمر ابن سعد بينهم فقالوا "انصتوا له" فقال عليهم السلام" تبالكم ايها الجماعة وترحا احين استصرختمونا والهين متحيرين فاصرختكم مودين مستعدين سللتم علينا سيفا في رقابنا وحششتم علينا نار الفتن جناها عدوكم وعدونا فاصبحتم البا على اوليائكم ويدا عليهم لاعدائكم بغير عدل افشوه فيكم ولا امل اصبح لكم فيهم الا الحرام من الدنيا انالوكم وخسيس عيش طمعتم فيه من غير حدث كان منا ولا راي تفيل لنا فهلا لكم الويلات اذ كرهتمونا وتركتمونا تجهزتموها والسيف لم يشهر والجاش طامن والراي لم يستحصف ولكن اسرعتم علينا كطيرة الذباب وتداعيتم اليها كتداعي الفراش فقبحا لكم فانما

(۲۵) کوفیوں کی مذمت اور ان کی غداری کا انکشاف

(امام حسین علیہ السلام نے کوفیوں کو مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا "تمہارا برا ہو، تمہارا کیا نقصان ہے اگر تم خاموش ہو جاؤ، اور میری باتیں سنو؟ یقیناً تمہارے شکم مال حرام سے بھر چکے ہیں" یہ سن کر عمر ابن سعد کے لشکر والے ایک دوسرے کی ملامت کرنے لگے اور بولے "خاموش ہو جاؤ اور ان (حسینؑ) کی باتیں سنو" امام حسینؑ نے ارشاد فرمایا "اے لوگو! ہلاکت و بربادی ہو تمہارے لئے، تم نے ہی حیران و پریشان ہو کر ہم سے فریاد کی، اور جب ہم تیار ہو کر دوڑتے ہوئے تمہاری فریاد کو پہونچے تو تم نے تلواروں کو ہماری ہی گردنوں پر کھینچ لیا اور وہ آگ جو اپنے اور ہمارے دشمن کے لئے بھڑکائی تھی اسے ہمارے ہی لئے بھڑکا دی اور اب تم اپنے دوستوں کے دشمن ہو گئے اور اپنے دشمنوں کے ہاتھ بن گئے۔ حالانکہ دشمنوں نے نہ تو تمہارے ساتھ کوئی انصاف کیا اور نہ تم کو ان سے کوئی فائدہ پہونچا۔ سوائے اس کے کہ دنیا کی حرام چیزیں تم نے ان سے حاصل کیں اور بدترین عیش و آرام کی ان سے لالچ کی۔ حالانکہ نہ تو ہم سے کوئی بات تمہارے خلاف ظاہر ہوئی، اور نہ ہمارے متعلق تمہارا عقیدہ غلط رہا۔ کیوں نہ تمہارے لئے ہلاکت و بربادی ہو جب کہ تم نے ہم کو

انتم من طواغیت الامۃ وشذاذ الاحزاب
ونبذۃ الکتاب ونفثۃ الشیطان
وعصبۃ الاثام ومحرفی الکتاب ومطفئ
السنن وقتلۃ اولاد الانبیاء ومبیری عترۃ
الاوصیاء وملحق العھار بالنسب وموذی
المومنین وصراخ ائمۃ المستھزئین
الذین جعلوا القرآن عضین وانتم ابن حرب
واشیاعہ تعتمدون وایانا تخاذلون
اجل واللہ الخذل فیکم معروف و
شجت علیہ عروقکم وتوارثتہ
اصولکم وفروعکم وثبتت علیہ قلوبکم
وغشیت صدورکم فکنتم اخبث
شئ سنخا للناصب واکلۃ للغاصب الا لعنۃ
اللہ علی الناکثین الذین ینقضون الایمان
بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم
کفیلا فانتم واللہ ھم الا ان الدعی ابن الدعی
قد رکز بین اثنتین بین السلۃ والذلۃ
وھیھات ما اخذ الدنیۃ ابی اللہ ذلک ورسولہ
وجدود طابت وحجور طھرت وانوف حمیۃ

ناپسند کیا، ہم کو چھوڑ دیا، ہم سے کھلم کھلا جنگ کرنے آئے۔ حالانکہ ہماری تلواریں باہر نہ نکلی تھیں، دل بھی مطمئن تھے، اور تمہارے متعلق ہماری رائے بھی نہ بدلی تھی۔ لیکن تم ہم پر مکھیوں اور ٹڈیوں کی طرح ٹوٹ پڑے۔ برا ہو تمہارا۔ تم امت کے سرکش، جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے۔ کتاب خدا کو چھوڑ دینے والے۔ شیطان کا شکار ہو جانے والے۔ گنہگاروں کے گروہ میں شمار ہونے والے۔ کتاب خدا میں تحریف کرنے والے۔ سنت رسولؐ کو مٹا دینے والے۔ اولاد انبیاء کو قتل کرنے والے۔ اوصیاء کی عترت کو ہلاک کرنے والے۔ اولادِ زنا کو نسب میں ملانے والے۔ مومنین کو تکلیف دینے والے۔ اور قرآن کے ساتھ مذاق اڑانے والے بن گئے۔ تم ابن حرب (یزید) اور اس کے ساتھیوں کے مددگار بن گئے۔ اور ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ ہاں ہاں ایسا ہی ہونا بھی چاہیئے۔ بخدا تمہاری بیوفائی مشہور ہے۔ اسی غداری اور بے وفائی پر تمہاری اصلیت ہے۔ اسی پر تمہاری جڑیں اور شاخیں قائم ہوئیں، اسی پر تمہارے دل مضبوط ہوئے اور اسی کو تمہارے سینے چھپائے ہوئے ہیں۔ تم ناصب کے لئے بدترین آلۂ حرب اور غاصب کے لئے بہترین لقمہ ہو۔ خدا کی لعنت ہو ان عہد و پیمان توڑنے والوں پر جو عہد و پیمان کو استوار کر کے توڑ ڈالتے ہیں۔ حالانکہ تم نے عہد و پیمان پر خدا کو بھی گواہ و ضامن بنایا تھا۔ تم لوگ خدا کی قسم انہی (عہد توڑنے والوں) میں ہو۔ سنو! یہ حرامزادہ

ونفوس ابیة لا توثر مصارع اللئام علی مصارع الکرام الا قد اعذرت
وانذرت الا وانی زاحف بهذه الاسرة علی
قلة العتاد وخذلة الاصحاب. الا ثم
لا تلبثون الا کریث ما یرکب الفرس حتی تدور
بکم دور الرحی عهد عهده الی ابی عن
جدی فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم کیدونی
جمیعا فلا تنظرون انی توکلت علی الله
ربی وربکم ما من دابة الا هو آخذ بناصیتها
ان ربی علی صراط مستقیم.

اللهم احبس عنهم قطر السماء وابعث علیهم
سنین کسنی یوسفؑ وسلط علیهم غلام ثقیف
یسقیهم کاسا مصبرة لا یدع فیهم احدا فانهم
غرونا وکذبونا انت ربنا وعلیک توکلنا
والیک انبنا والیک المصیر»

(لہوف ص۴۲ ریاض القدس جلد۱ ص۳۳۲ بحار جلد۱۰ ص۱۹۴)

کا حرامی لڑکا (ابن زیاد) دو باتوں کے درمیان اڑ گیا ہے یا مجھ پر تلوار کھینچے یا مجھے (گرفتار کرکے) ذلیل کرے۔ میں کبھی ذلت وخواری کو برداشت نہ کروں گا۔ خدا، اس کا رسولؐ۔ پاکیزہ آباء و اجداد طیب وطاہر آغوش۔ اونچی ناک، غیرت مند نفس ہم کو روکتے ہیں کہ ہم عزت کی موت کو چھوڑ کر کمینوں کی اطاعت کریں۔ گواہ رہو! میں نے اپنا عذر بیان کر دیا اور تم کو خوف بھی دلا دیا۔ میں اپنے ساتھیوں کو اپنے ساتھ لے کر تم سے ضرور جنگ کروں گا۔ حالانکہ ان کی تعداد بہت کم ہے اور بہت سے ساتھیوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔
دیکھو اس کے بعد تم اتنی ہی دیر رہ سکو گے جتنی دیر گھوڑے پر سوار ہونے میں لگتی ہے یہاں تک کہ چکی کی گردش تم کو گردش دے گی۔ اور پیس ڈالے گی۔ اس بات کو میرے پدر بزرگوار نے میرے نانا سے سنا ہے اور مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ اب تم اور تمہارے شریک سب مل کر اپنا معاملہ ٹھیک کر لو پھر تمہارا جو جی چاہے میرے ساتھ کرو اور مجھے موقع نہ دو۔ میں تو صرف خدا ہی پر بھروسہ کرتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور زمین پر جتنے چلنے والے ہیں سب کا مالک ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے۔ خدایا ان سے آسمانوں کی بارش روک دے۔ ان کو ایسے قحط میں مبتلا کر جیسا کہ قحط حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان پر قبیلہ ثقیف کے نوجوان کو مسلط کر دے جوان کو (موت) کا تلخ

(۲۹)

فضيقوا على الحسينؑ حتى نال العطش ومن اصحابه فقام عليه السلام واتكى على قائم سيفه فنادى باعلى صوته فقال "انشدكم الله هل تعرفونني؟" قالوا نعم انت ابن رسول الله وسبطه" قال انشدكم الله "هل تعلمون ان جدی رسول الله ص؟" قالوا اللهم نعم" قال انشدكم الله هل تعلمون ان ابی علیؑ بن ابی طالب؟ قالوا "اللهم نعم" قال "انشدكم الله هل تعلمون ان امی فاطمة الزهراءؑ بنت محمد ن المصطفیٰ ص؟" قالوا "نعم" قال "انشدكم الله هل تعلمون ان جدتی خدیجة بنت خویلد اول نساء هذه الامة اسلاماً؟" قالوا "اللهم نعم" قال "انشدكم الله هل تعلمون ان حمزة سید الشهداء عم ابی؟" قالوا "اللهم نعم" قال "انشدكم هل تعلمون ان جعفر الطیار فی الجنة عمی؟" قالوا "اللهم نعم" قال "انشدكم الله هل تعلمون ان هذا سیف رسول الله (ص) انا متقلده؟" قالوا

جام پلائے۔ اور ان میں سے ایک فرد کو بھی نہ چھوڑے کیونکہ انہوں نے ہم کو دھوکا دیا اور ہمیں جھٹلایا، تو ہی ہمارا پروردگار ہے، تجھ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہے۔"

(لہوف ص۲۲ ریاض القدس جلد۲ ص۲۲۳ بحار جلد۱۰ ص۱۹۴)

(۲۶) لشکر یزید کے سامنے امام کی تقریر

لشکر یزید نے امام حسینؑ پر بہت سختی کی یہاں تک کہ آپ اور آپ کے اصحاب پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ آپ تلوار کے قبضہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے (لشکر یزید کو مخاطب کیا اور) ارشاد فرمایا "میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا مجھے پہچانتے ہو؟" سب نے کہا "ہاں آپ رسول اللہ کے فرزند اور ان کے نواسے ہیں۔" فرمایا میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ رسول اللہؐ میرے نانا تھے؟ سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تم سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا جانتے ہو کہ علی ابن ابی طالب میرے پدر بزرگوار تھے؟" سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ کیا جانتے ہو کہ فاطمہ زہراؑ حضرت محمد مصطفیٰؐ صلعم کی صاحبزادی میری مادر گرامی تھیں؟" سب نے کہا "ہاں" فرمایا "میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جا

«اللّٰھم نعم» قال «انشدکم اللہ ھل تعلمون ان ھذہٖ عمامۃ رسول اللہ (ص) انا لابسھا؟» قالوا «اللّٰھم نعم» قال «انشدکم اللہ ھل تعلمون انّ علیًا کان اوّل القوم اسلامًا واعلمھم علما واعظمھم حلما وانّہ ولی کل مؤمن ومؤمنۃ؟» قالوا «اللّٰھم نعم» قال «فبما تستحلون دمی وابی صلوٰۃ اللہ علیہ الذائد عن الحوض یذود عنہ رجالا کما یذاد البعیر الصادر عن الماء ولواء الحمد فی یدا بی یوم القیامۃ؟» قالوا «قد علمنا ذلک کلّہ ونحن غیر تارکیک حتی تذوق الموت عطشا.»

(لہوف ص۳ بحار جلد ۱۰ ص۱۷۲)

ہو کہ خدیجہ بنت خویلد میری نانی تھیں؟ جو اس امت کی تمام عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لائیں» سب نے کہا «ہاں» فرمایا «میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ حمزہ سید الشہداء میرے پدر بزرگوار کے چچا تھے؟» سب نے کہا «ہاں» فرمایا «میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ جعفر جو جنت میں پرواز کرتے ہیں میرے چچا تھے؟» سب نے کہا «ہاں» فرمایا «میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ یہ تلوار جو میں لٹکائے ہوں رسول اللہؐ کی تلوار ہے؟» سب نے کہا «ہاں» فرمایا «میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ یہ عمامہ جو میں پہنے ہوئے ہوں رسول اللہؐ کا عمامہ ہے؟» سب نے کہا «ہاں» فرمایا «میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے ہو کہ حضرت علیؑ اسلام کے اعتبار سے تمام لوگوں میں سب سے بڑے عالم، سب سے بڑے حلیم اور ہر مومن و مومنہ کے ولی تھے؟» سب نے کہا «ہاں» فرمایا «پھر کیوں میرا خون بہانے کو تیار ہو حالانکہ میرے ہی پدر بزرگوار لوگوں کو حوض کوثر سے ہنکانے والے ہیں جیسے پانی سے لوٹتے ہوئے اونٹ ہنکائے جاتے ہیں۔ اور روز قیامت لواء حمد میرے ہی پدر بزرگوار کے ہاتھ میں ہوگا» لشکر یزید نے جواب دیا «ہم سب کچھ جانتے ہیں مگر ہم آپ کو ہرگز نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ آپ پیاسے رہ کر موت کا ذائقہ چکھیں۔»

(لہوف ص۳ بحار جلد ۱۰ ص۱۷۲)

(۲۷)

قال" اللّٰهم انت ثقتی فی کل کرب و انت رجائی فی کل شدۃ و انت لی فی کل امر نزل بی ثقۃ و عدۃ کم من کرب یضعف فیہ الفواد و تقل فیہ الحیلۃ و یخذل فیہ الصدیق و یشمت فیہ العدو انزلتہ بک و شکوتہ الیک رغبۃ منی الیک عمن سواک ففرجتہ عنی و کشفتہ فانت ولی کل نعمۃ و صاحب کل حسنۃ و منتہی کل رغبۃ ۔"

(بلاغۃ الحسین ص۱۷۶)

(۲۷) جنگ کی ابتدا کے وقت خدا سے دعا

(امام حسین علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھوں کو بلند کیا اور) فرمایا " خدایا ہر رنج میں تو ہی میرا بھروسہ اور ہر مصیبت میں تو ہی امید ہے۔ ہر مصیبت میں جو مجھ پر نازل ہوئی تو ہی میرا آسرا (اس مصیبت سے بچنے کا ذریعہ) رہا۔ کتنی ایسی مصیبتیں آئیں جن میں دل کمزور ہو گئے، حیلہ و تدبیر کے راستے بند ہو گئے، دوستوں نے ساتھ چھوڑ دیا اور دشمنوں نے خوشیاں منائیں۔ لیکن میں نے صرف تیری ہی طرف رجوع کیا، تجھ ہی سے فریاد کی، اور تیرے سوا سب سے بے نیاز ہو کر صرف تجھ ہی سے لو لگائی۔ تو نے ہر مصیبت کو مجھ سے دور کیا، اور ہر رنج و غم سے مجھے باہر نکالا۔ بے شک تو ہی ہر نعمت کا مالک، ہر نیکی والا اور ہر حاجت کا مرکز ہے"

(بلاغۃ الحسین ص۱۷۶)

(۲۸)

فتقدم الحسینؑ وراء صفوفهم فخطب فقال "الحمد لله الذی خلق الدنیا فجعلها دار فناء و زوال متصرفة باهلها حالا بعد حال فالمغرور من غرته والشقی من فتنته فلا تغرنکم الحیوٰة الدنیا ولا یغرنکم بالله الغرور. ... منها فنعم الرب ربنا وبئس العباد انتم، اقررتم بالطاعة وامنتم بالرسول محمدؐ ثم انتم رجعتم الیٰ ذریته وعترته تریدون قتلهم لقد استحوذ علیکم الشیطان فنساکم ذکر الله العظیم فتبا لکم ولما تریدون. انا لله وانا الیه راجعون. هولاء قوم کفروا بعد ایمانهم فبعدا للقوم الظالمین"

(مناقب جلد ۴ صـ۹۴)

(۲۸) دشمنوں کے سامنے امام کا خطبہ

پھر امام حسین علیہ السلام دشمنوں کی صفوں کے عقب سے سامنے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا " حمد و ثنا اس خدا کے لئے ہے جس نے دنیا کو خلق فرمایا اور اس کو فنا و زوال کا گھر بنایا۔ یہ دنیا اہل دنیا کو ایک حال سے دوسرے حال میں الٹتی پلٹتی رہتی ہے۔ دھوکے میں وہی ہے جس کو دنیا دھوکہ دے اور بدبخت وہ ہے جس کو دنیا اپنے فتنوں میں جکڑ لے (خبردار) کہیں زندگانی دنیا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے اور یہ دھوکہ تمہیں خدا کی طرف سے غافل نہ کر دے ہمارا معبود تو بہترین معبود ہے اور بدترین بندے تم لوگ ہو۔ تم نے اطاعت و پیروی کا اقرار کیا اور رسولؐ خدا حضرت محمد صلعم پر ایمان لائے پھر بھی تم ان کی ذریت اور عترت کی طرف اس حالت میں پلٹے کہ تم ان کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ یقیناً تم پر شیطان غالب آیا جس نے تم سے خدائے برترکی یاد بھلا دی۔ تمہارا اور تمہارے ارادوں کا برا ہو، ہم خدا کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے۔ یہی وہ قوم ہے جس نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ پس ہلاکت ہو ظالمین کے لئے۔"

(مناقب جلد ۴ صـ۹۴)

(۲۹) ثم توجه نحو القوم وقال "ویلکم علیٰ ما تقاتلونی
علیٰ حق ترکته ام علیٰ سنة غیرتها ام علیٰ
شریعة بدلتها ؟ یا قوم کفوا عن ضلالتکم
فالکل منا بتقوی اللہ مامور فلا تغرنکم
الدنیا و زینتها فالخیر والشر للانسان منظور
انی احذرکم بطش الالٰه بکم ومن تقدم
بالانذار معذور۔"

(ریاض القدس جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)

لشکر یزید کو تنبیہ

(۲۹) پھر امام حسین علیہ السلام لشکر یزید کی طرف متوجہ ہوتے
اور فرمایا " تف ہے تم پر مجھ سے کس بات پر لڑنے آئے ہو۔ کیا
میں نے دین حق کو چھوڑ دیا ؟ یا سنت رسولؐ میں کوئی تبدیلی کی یا شریعت
بدل ڈالی ؟ اے لوگو! اپنی گمراہی سے بچو (یاد رکھو) ہم سب کو خدا
سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہیں دنیا اور اس کی آرائشیں تم کو
دھوکا نہ دیں۔ انسان کو خیر و شر پر نظر رکھنی چاہیئے۔ میں تم کو عذاب
الٰہی سے ڈراتا ہوں۔ جو ڈرے گا وہ معذور رہے"

(ریاض القدس جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)

(۳۰)

فقام الحسینؑ وصلی باصحابہ صلوٰۃ الظہر فلما فرغ من صلوتہ قال "ان ھذہ الجنۃ قد فتحت ابوابھا واتصلت انھارھا واینعت اثمارھا وزینت قصورھا وتولفت ولدانھا وحورھا وھذا رسول اللہ (ص) والشھداء الذین قتلوا معہ وابی وامی یتوقعون قدومکم علیھم ویتباشرون بکم وھم مشتاقون الیکم فحاموا عن دینکم وذبوا عن حرم رسول اللہ (ص) وعن امامکم وابن بنت نبیکم فقد امتحنکم اللہ بنا فانتم فی جوار جدنا والکرام علینا واھل مودتنا فدافعوا بارک اللہ فیکم عنا"

فلما سمعوا ضجوا بالبکاء والنحیب وقالوا "نفوسنا دون انفسکم ودماءنا دون دمائکم وارواحنا لکم الفداء واللہ لایصل الیکم احد بمکروہ وفینا الحیوٰۃ وقد وھبنا للسیوف نفوسنا وللطیر ابداننا"

(ابومخنف ص۶۷)

(۳۰)

اصحاب کو جنت کی بشارت

(روز عاشور) امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز ظہر ادا فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا "(میرے اصحاب دیکھو) یہ جنت ہے۔ اس کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اس کی نہریں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ اس کے پھل پک چکے ہیں۔ اس کے قصر آراستہ کر دیئے گئے ہیں اور اس کے غلمان اور اس کی حوریں اکٹھا کردی گئی ہیں۔ اور (دیکھو) یہ رسول اللہؐ ہیں۔ یہ شہدا ہیں جو رسول اللہ کے ساتھ رہ کر شہید ہوئے، اور یہ میرے پدر بزرگوار اور میری مادر گرامی ہیں۔ یہ سب تمہاری آمد کے منتظر ہیں، یہ سب تم سے خوش ہیں اور تمہارے مشتاق ہیں (تیار ہو جاؤ) اپنے دین کی حفاظت کرو۔ حرم رسولؐ سے دشمنوں کو دور کرو اور اپنے امام اور اپنے نبیؐ کی صاحبزادی کے فرزند کو بچاؤ خدا نے ہمارے معاملے میں تمہارا امتحان لیا ہے۔ تم ہمارے نانا کے جوار میں ہو گے۔ تم ہمارے نزدیک بزرگ اور عزت والے ہو اور ہم سے محبت کرنے والے ہو۔ ہم سے دشمنوں کو دور کرو۔ خدا ہماری طرف سے تمہیں برکت اور جزائے خیر دے" جب اصحاب نے (امام حسینؑ کی) تقریر سنی تو رونے لگے اور عرض کیا "ہماری جانیں آپ کی حفاظت کرنے والی ہیں اور ہمارا خون آپ کے خون کا محافظ ہے۔ ہماری جانیں آپ پر قربان۔ خدا کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں ایک دشمن

(۴۱)

"ایـــه یا منتحلت دین الاسلام واتباع
شر الانام هذا آخر مقام اقرع به اسماعکم
واحتج بـه علیکم زعمتم انکم بعد قتلی
تتنعمون فی دنیاکم وتستظلون قصورکم هیهات
هیهات ستحاطون عن قریب بما تنبو بـه
فرائصکم وترجف منه افئدتکم حتی لا
یویکم مکان ولا یظلکم امان وحتی تکونوا اذل
من خزام الامة ۔ وکیف لا تکونوا کذلک وقد
الیتم علی انفسکم ان تسفکوا دم رسول اللہ وتقتلوا
ذریته وتظماوا اصبیته وتوسروا النسوته
ولقد خیرتکم بین خلال ثلث فابیتم
ومنتکم شوکتکم الی انقیاد لطاغیتکم
الملحد، معاذ اللہ نفوس ابیه
والوف حمیه تقعد عن
الدنیة وتنهض بنا فی الغوالی وورد
المنیة وما اشوقنی الی اللحوق بهذا لا
الفتیة والوفاء بعهدی
لو لم تخذوا حذرکم

بھی آپ تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہم نے پہلے ہی سے اپنی جانوں کو تلواروں کے نام اور اپنے جسموں کو طائروں کے نام ہبہ کر دیا ہے۔"
(ابو مخنف ص ۶۴)

(۴۱) لشکر یزید پر اتمام حجت

"اے دین اسلام کی طرف اپنے کو غلط منسوب کرنے والو، اور اے بد ترین لوگوں کی پیروی کرنے والو! اب یہ آخری موقع ہے کہ تمہارے کانوں کو کھٹکھٹا رہا ہوں اور تم پر حجت تمام کر رہا ہوں تم گمان کرتے ہو کہ مجھے قتل کرنے کے بعد تم دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو گے اور اپنے محلوں میں آرام و چین سے بیٹھو گے۔ افسوس افسوس عنقریب تم ایسی مصیبتوں میں گھر جاؤ گے کہ تمہارے بازو کانپنے لگیں گے اور تمہارے دل تھرا اٹھیں گے۔ یہاں تک کہ تمہاری پناہ کے لئے نہ تو کوئی جگہ ہوگی اور نہ تم کہیں امان پا سکو گے۔ یہاں تک کہ تم امت میں سب سے زیادہ ذلیل سمجھے جاؤ گے۔ اور کیوں نہ تم بد ترین اور ذلیل سمجھے جاؤ گے جب کہ تم نے قسم کھائی ہے کہ تم رسول اللہ کا خون بہاؤ گے، ان کی ذریت کو قتل کرو گے، ان کے بچوں کو پیاسا رکھو گے، اور ان کی عورتوں کو قید کرو گے۔ میں نے تم کو اپنی تین باتوں میں سے کسی ایک کے مان لینے کا اختیار دیا۔ مگر تم نے انکار کر دیا

ثم کیدونی جمیعا ولا تنظرون"

(بلاغۃ الحسین ص۱۷۸)

تم اپنی شان و شوکت کے غرور میں رہ گئے۔ کیا میں تمہارے سرکش اور لامذہب (یزید) کی بیعت کر لوں؟ خدا کی پناہ! بلند نفس اور اونچی ناک مجھے (یزید کی بیعت) ایسے ذلیل کام سے روکتی ہے اور مجھے آمادہ کرتی ہے کہ میں عزت کے ساتھ موت کے گھاٹ پر اتروں مجھے ان جوانوں سے (جو راہ خدا میں شہید ہو چکے) ملنے کا اور اپنے پروردگار سے کئے ہوئے وعدہ کے پورا کرنے کا کس قدر شوق ہے۔ لہذا خوف کرو (اور سوچو) پھر تم سب میرے ساتھ مکاری کرو اور موقع نہ دو۔"

(بلاغۃ الحسینؑ ص۱۷۸)

(۴۲)

"عباد الله اتقوا الله و کونوا من الدنيا
علی حذر فان الدنيا لو بقيت لاحد وبقی
عليها احد لکانت الانبياء احق بالبقاء
واولی بالرضاء وارضی بالقضاء غير ان الله خلق
الدنيا للبلاء وخلق اهلها للفناء فجديدها
بال ونعيمها مضمحل وسرورها مکفهر و
المنزل بلغة والدار قلعة فتزودوا فان
خير الزاد التقوی واتقوا الله لعلکم تفلحون"

(بحار جلد ۱۰ صـ۱۸۸)

---

(۴۲) ساحل فرات پر پہونچ کر لشکر یزید سے خطاب

(ساحل فرات پر پہونچ کر امام حسینؑ نے لشکر یزید کو مخاطب
کر کے ارشاد فرمایا)

"بندگان خدا! خدا سے ڈرو اور دنیا سے ہوشیار ہو
جاؤ۔ اگر دنیا کسی کے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہوتی اور کوئی دنیا
میں ہمیشہ باقی رہتا تو انبیائے کرام ہمیشہ باقی رہنے کے زیادہ مستحق
تھے۔ وہ رضائے الٰہی (پر چلنے) کے زیادہ حق دار تھے۔ مگر یہ کہ خدا
نے دنیا کو مصیبتوں کے لئے اور دنیا والوں کو فنا ہو جانے کے لئے
پیدا کیا ہے۔ دنیا کی ہر نئی چیز کہنہ ہو جانے والی اور ہر نعمت زائل
ہو جانے والی ہے۔ دنیا کی خوشیاں ناپائدار ہیں۔ یہ ایک وقتی منزل
اور عارضی گھر ہے۔ لہٰذا اس دنیا سے زاد راہ (آخرت کے لئے) جمع
کر لو اور بہترین زاد راہ خدا کا خوف ہے۔ خدا سے ڈرو۔ شاید تم نجات
پا جاؤ"

(بحار جلد ۱۰ صـ۱۹۸)

(۳۳)

ثم برز علیه السلام فقال "یا اهل الکوفه قبحاً لکم و ترحاً و بؤساً و تعساً حین استصرختمونا ولهین فاتیناکم موجفین فشحذتم علینا سیفاً کان فی ایماننا وحششتم لاعدائکم من غیر عدل افشوه فیکم ولا ذنب کان منا الیکم فهلا لکم الویلات اذ کرهتمونا و ترکتمونا والسیف مشیم والجاش طامن والرای لما یستحصد لکنکم اسرعتم الی بیعتنا کسرع الدباء و تهافتم الیها کتهافت الفراش ثم نقضتموها سفها وضلة و فتاً لطواغیت الامة و بقیة الاحزاب و نبذة الکتاب ثم انتم تتخاذلوننا و تقتلوننا ۔ الا لعنة الله علی الظالمین "

(مناقب جلد ۲ ص ۹۸)

(۳۴) کوفیوں کی غداری کا اظہار

پھر امام حسین علیہ السلام (دشمن کی طرف) بڑھے اور فرمایا۔

"اے کوفیو! برا ہو تمہارا اور ہلاکت و مصیبت و بربادی ہو تمہارے لئے تم نے حیران و پریشان ہو کر ہم سے فریاد کی اور جب ہم تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئے تو جو تلواریں ہماری مدد کے لئے بلند ہونے والی تھیں انہیں تلواروں کو تم نے ہمارے اوپر کھینچ لیا اور دشمنوں کے ساتھ ہو کر (ہمارے خلاف) جنگ کی آگ بھڑکائی ۔ حالانکہ دشمنوں نے تمہارے ساتھ کوئی انصاف کا برتاؤ نہیں کیا اور نہ ہماری طرف سے تمہارے خلاف کوئی برائی ظاہر ہوئی۔ کیوں نہ تمہارے لئے بربادی و ہلاکت ہو۔ تم نے ہم کو ناپسند کیا، ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہماری تلواریں ہمارے نیاموں میں تھیں، ہمارے دل تمہاری طرف سے مطمئن تھے اور ہماری رائے تمہارے متعلق بدلی نہ تھی۔ تم ٹڈیوں اور پروانوں کی طرح ہماری بیعت پر ٹوٹ پڑے پھر تم نے اس بیعت کو توڑ ڈالا اور گمراہی کی وجہ سے امت کے سرکشوں، گروہ شیاطین اور کتاب خدا کے چھوڑنے والوں کے ساتھی بن گئے۔ تم نے ہم کو چھوڑ دیا اور آج ہم سے جنگ کرنے آئے ہو۔ آگاہ ہو جاؤ۔ ظالمین پر خدا کی لعنت ہے"

(مناقب جلد ۲ ص ۹۸)

(۳۴)

فلما ضرب الحسینؑ بیدہ الی لحیتہ
وجعل یقول "اشتد غضب اللہ تع علی الیھود اذ
جعلوا لہ ولدا واشتد غضب اللہ علی النصاریٰ
اذ جعلوہ ثالث ثلثۃ واشتد غضبہ علی المجوس
اذ عبدوا الشمس والقمر دونہ واشتد غضبہ علی قوم
اتفقت کلمتھم علی قتل ابن بنت نبیھم اما واللہ
لا اجیبھم الی شئ مما یریدون حتی القی اللہ تعالیٰ
وانا مخضب بدمی" (لھوف ص۱۰۲ و بحار جلد ۱۰ ص۱۹۵)

(۳۵)

ورفع الحسین سبابتہ نحو السماء وقال "اللھم
اشھد علی ھولاء القوم فقد برز الیھم غلام اشبہ
الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسولک کنا اذا اشتقنا
الی نبیک نظرنا الی وجھہ . اللھم امنعھم برکات
الارض وفرقھم تفریقا ومزقھم تمزیقا واجعلھم
طرائق قددا ولا ترض الولاۃ عنھم ابدا
فانھم دعونا لینصرونا ثم عدوا علینا یقاتلوننا"

(بحار جلد ۱۰ ص۲۵۲)

(۳۴) شہادت اصحاب کے وقت

(اصحاب وانصار کی شہادت کے وقت) امام حسینؑ نے
اپنا ہاتھ اپنی ریش مقدس پر رکھا اور فرمانے لگے "خدا یہودیوں پر
اس لئے غضب ناک ہوا کہ انھوں نے خدا کے لئے بیٹا ٹھیرایا اور
عیسائیوں پر اس لئے غضب ناک ہوا کہ انھوں نے خدا کو تین میں
کا تیسرا قرار دیا اور مجوسیوں پر اس لئے غضب ناک ہوا کہ انھوں نے خدا کے علاوہ
آفتاب و ماہتاب کی پرستش کی اور اس قوم (لشکر یزید) پر
اس لئے غضب ناک ہوا کہ یہ سب مل کر اپنے نبیؐ کی صاحبزادی کے
فرزند کو قتل کرنا چاہتے ہیں. خدا کی قسم جو کچھ یہ چاہتے ہیں اس کا میں
ان لوگوں کو کوئی جواب نہ دوں گا یہاں تک کہ خدا سے اس حالت میں
ملاقات کروں کہ میں اپنے خون میں نہایا ہوا ہوں."
(لھوف ص۱۰۲ بحار جلد ۱۰ ص۱۹۵)

(۳۵) رخصت علی اکبر کے وقت خدا سے فریاد

امام حسین علیہ السلام نے اپنی کلمہ کی انگلی آسمان کی
طرف بلند کی اور فرمایا "خدایا تو اس قوم پر گواہ رہنا. ان سے جہاد کرنے
کے لئے میرا وہ فرزند جا رہا ہے جو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خلقت
میں رفتار میں گفتار میں تیرے رسولؐ سے مشابہ ہے (خدایا جب

(۳۶)

فنزل الحسینؑ وحملہ علی جوادہ وھو یقول ۔
" اللھم انک تعلم انھم دعونا لینصرونا فخذلونا واعانوا علینا اعدائنا اللھم احبس عنھم قطر السماء واحرمھم برکاتک اللھم فرقھم شعبا واجعلھم طرائق قددا ولا ترض عنھم ابدا اللھم ان کنت حبست عنا النصر فی دار الدنیا فاجعل ذلک لنا فی الآخرۃ وانتقم لنا من القوم الظالمین "

(ابو مخنف صـ۸۰)

میں تیرے نبیؐ کی زیارت کا مشتاق ہوتا تو اس (بچہ) کی صورت کو دیکھ لیتا. خدایا تو ان (یزیدیوں) پہ زمین کی برکتوں کو روک دے. ان میں پھوٹ پیدا کر دے. ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے. ان کے راستوں کو منقطع کر دے اور ان سے کبھی راضی نہ ہو. انھوں نے ہم کو اس لئے بلایا کہ یہ ہماری مدد کریں گے لیکن انھوں نے ہم پر زیادتی کی اور اب ہم سے جنگ کر رہے ہیں۔"

(بحار جلد ۱۰ صـ۲۵۲)

(۳۶) حضرت قاسم کی لاش پر پہونچ کر

امام حسین علیہ السلام حضرت قاسم کی لاش پر پہونچے. لاش اٹھا کر اپنے گھوڑے کی پشت پر رکھی اور خدا سے فریاد کی " خدایا تو جانتا ہے کہ ان لوگوں (کوفیوں) نے مجھے اس لئے بلایا کہ یہ ہماری مدد کریں گے لیکن انھوں نے ہم کو چھوڑ دیا اور ہمارے خلاف ہمارے دشمنوں کی اعانت کی. خدایا ان (یزیدیوں) پر آسمان سے بارش روک دے اور ان کو اپنی برکتوں سے محروم کر دے. خدایا ان میں پھوٹ پیدا کر دے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور ان سے کبھی راضی نہ ہو. خدایا اگر تو نے (کسی مصلحت سے ظاہری حیثیت سے) اس دنیا میں ہم سے اپنی مدد کو روک رکھا تو آخرت میں ہماری مدد کر، اور ان ظالموں سے ہمارا انتقام لے۔"

(ابو مخنف صـ۸۰)

(۴۷)

فنادی" یامسلم بن عقیل ویاهانی بن عروة و
یاحبیب بن مظاهر ویازهیربن القین ویامسلم بن
عوسجه ویافلان ویافلان یاابطال الصفا ویافرسان
الهیجاء مالی انادیکم فلاتجیبون وادعوکم فلا
تسمعون. انتم نیام ارجوکم تنتهبون ام حالت
مودتکم عن امامکم فلاتنصروه هذه نساء الرسول
لفقدکم قد علاهن النحول فقوموا عن نومتکم
ایها الکرام وادفعوا عن حرم الرسول الطغاة اللئام
ولکن صرعکم والله ریب المنون وغدر بکم
الدهر الخئون والالما کنتم عن نصرتی تقصرون
ولاعن دعوتی تحتجبون، فها نحن علیکم مفتجعون
وبکم لاحقون فانا لله وانا الیه راجعون"

(ابو مخنف صـ۸۵)

(۳۷) وقت آخر اصحاب و اہل بیت کی یاد

امام حسینؑ نے استغاثہ بلند کیا" اے مسلم بن عقیل، اے ہانی بن عروہ، اے حبیب بن مظاہر، اے زہیر بن قین، اے مسلم بن عوسجہ اے فلاں۔ اور اے فلاں۔ اے میدان جنگ کے بہادرو، اے میدان وغا کے شہسوارو، میں تمھیں پکار رہا ہوں تم کیوں نہیں سنتے ہاں ہاں تم سو رہے ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم بیدار ہو گے یا تمھاری موت تمھارے اور تمھارے امام کے درمیان حائل ہو گئی اس لئے تم اپنے امام کی مدد کرنے نہیں آرہے ہو۔ دیکھو یہ رسول اللہ صلعم کی نوا سیاں تمھارے اٹھ جانے سے (مایوس ہو گئی ہیں اور) فریاد کر رہی ہیں اے بزرگو! اپنی اپنی نیند سے چونکو اور سرکش بدبختوں کو رسول اللہ صلعم کے اہل حرم سے دور کرو۔ لیکن بخدا (میں جانتا ہوں کہ) موت نے تم کو پچھاڑ دیا اور غدار زمانہ نے تم کو دھوکہ دیا ورنہ کبھی تم میری نصرت میں کمی نہ کرتے اور میری دعوت کو رد نہ کرتے۔ اب ہم تمھارے لئے افسوس کر رہے ہیں۔ اور (جلد ہی شہید ہو کر) تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم خدا کے لئے ہیں اور خدا ہی کی طرف ہماری بازگشت ہے۔"

(ابو مخنف صـ۸۵)

(۳۸)

"أعلی قتلی تحاثون اما واللہ لاتقتلون بعدی عبداً من عباداللہ، اللہ اسخط علیکم لقتلہ منی وایم اللہ انی لارجو ان یکرمنی اللہ بھوانکم ثم ینتقم لی منکم من حیث لاتشعرون، اما واللہ ان لو قد قتلتمونی لقد القی اللہ باسکم بینکم وسفک دماءکم ثم لایرضی لکم حتی یضاعف العذاب الالیم"

(بحار جلد ۱۰ صـ ۱۹۸)

---

(۳۸) وقت جہاد کوفیوں سے خطاب

(امام حسین علیہ السلام زخموں سے چور چور ہیں۔ ہر طرف دشمن گھیرے ہوئے ہیں۔ لشکر یزید ایک دوسرے کو قتل امام پر ابھار رہا ہے۔ یہ دیکھ کر امام حسینؑ دشمنوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ)

"کیا میرے قتل پر ایک دوسرے کو ابھارتے ہو؟ خدا کی قسم اگر میرے بعد تم کسی بندۂ خدا کو قتل کرو تو خدا تم لوگوں پر اس قدر غضب ناک نہ ہوگا جتنا میرے قتل پر غضب ناک ہوگا۔ قسم بخدا میں امید کرتا ہوں کہ خدا تم کو ذلیل کرکے مجھے عزت بخشے گا پھر میرے خون ناحق کا تم سے اس طرح انتقام لے گا کہ اس کا تم کو وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ خدا کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو خدا تم پر اپنا قہر نازل کرے گا، تمہارا خون بہائے گا۔ پھر تم سے کبھی خوش نہ ہوگا بلکہ تمہارے لئے دردناک عذاب کا اضافہ کردے گا۔"

(بحار جلد ۱۰ صـ ۱۹۸)

---

(۳۹)

قال " استعدوا للبلا واعلموا ان الله حاميكم وحافظكم وسينجيكم من شر الاعداء ويجعل عاقبة امركم الی خير ويعذب عدوكم بانواع العذاب ويعوضكم عن هذه البلية بانواع النعم والكرامة فلا تشكوا ولا تقولوا بالسنتكم ماينقص عن قدركم

(بحار جلد ۱۰ صـ۱۹۱)

---

(۳۹) اہل حرم سے رخصت

(امام حسین علیہ السلام رخصت آخر کے لئے خیمہ میں تشریف لائے اور اہل حرم سے) فرمایا" مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور یقین کرلو کہ خدا ہی تمہارا مددگار اور محافظ ہے. خدا ہی تم کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا اور وہی تمہارا انجام کار بخیر کرے گا. وہی تمہارے دشمنوں کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کرے گا اور تم کو تمہاری اس آزمائش کے بدلے میں طرح طرح کی نعمتوں اور بزرگیوں سے نوازے گا. لہذا نہ تو تم کوئی شکوہ و شکایت کرنا اور نہ اپنی زبانوں سے ایسے الفاظ کہنا جو تمہاری قدر و منزلت کو کم کردے."

(بحار جلد ۱۰ صـ۱۹۱)

(۴۰)

ثم وقف قبالة القوم وسيفه مصلت في يده آيسا من الحياة عازمًا على الموت وهو يقول: ۔

" انا بن علي الطهر من آل هاشم
كفاني بهذا مفخرا حين افخر
وجدي رسول الله افضل من مضى
ونحن سراج الله في الخلق نزهر
وفاطم امي من سلالة احمد
وعمي يدعى ذو الجناحين جعفر
وفينا كتاب الله انزل صادقا
وفينا الهدى والوحي بالخير يذكر
ونحن امان الله في الناس كلهم
نسر بهذا في الانام ونجهر
ونحن ولاة الحوض نسقي ولاتنا
بكاس رسول الله ما ليس ينكر
وشيعتنا في الناس اكرم شيعة
ومبغضنا يوم القيامة يخسر "

(بحار جلد ۱۰ ص ۲۵۳)

(۴۰) راہ خدا میں امام کا آخری جہاد

پھر امام حسینؑ لشکر یزید کے سامنے کھڑے ہوئے آپ کی تلوار آپ کے ہاتھ میں کھینچی ہوئی تھی، زندگی سے مایوس تھے. موت کا پختہ ارادہ کر چکے تھے. اور اس طرح رجز خوانی فرما رہے تھے: ۔

"میں آل ہاشم سے پاک و پاکیزہ حضرت علیؑ کا فرزند ہوں جب میں فخر کروں تو یہی میرے فخر کے لئے کافی ہے. رسول اللہؐ میرے نانا تھے جو تمام گذشتہ لوگوں سے افضل و برتر تھے. ہم تمام مخلوق خدا میں خدا کے روشن چراغ ہیں. میری ماں فاطمہؑ ہیں جن کی خلقت طینت احمدؐ سے ہوئی. میرے چچا جعفر ہیں. جو دو بازوؤں والے کہے جاتے ہیں ہمارے ہی گھر میں خدا کی کتاب نازل ہوئی اور ہمارے ہی گھر میں ہدایت اور وحی کا ذکر خیر رہا. ہم تمام لوگوں میں خدا کی امان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم تمام لوگوں میں مخفی طور سے بھی خدا کی امان ہیں اور کھلم کھلا بھی. ہم حوض کوثر کے والی و نگران ہیں اور اپنے دوستوں کو رسول اللہؐ کے جام سے سیراب کریں گے. یہ وہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہمارے ماننے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر اور برگزیدہ ہیں اور ہمارے دشمن قیامت کے دن ناکام و نامراد ہوں گے۔"

(بحار جلد ۱۰ ص ۲۵۳)